لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیا نامہ

URDU DAILY **LOHIA NAMA** LUCKNOW

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 62 Thursday 19 June, 2025 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلد نمبر (۱۳) شمارہ نمبر (۶۲) ۱۹/جون ۲۰۲۵ء بروز جمعرات قیمت: ایک روپیہ (صفحات: ۴)

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا ایران سے 'غیر مشروط' ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ

علی خامنہ ای کا اعلانِ جنگ، اسرائیل پر ہائپر سونک میزائلوں کا طوفان

'ہم یہودیوں پر رحم نہیں کریں گے': ایرانی رہبر اعلیٰ ❖ صیہونی دفاعی نظام ایران کے میزائل حملوں کے آگے بے بس: پاسداران انقلاب

تہران/تل ابیب (ایجنسی): ایرانی رہبر اعلیٰ آیت اللہ علی خامنہ ای نے اسرائیل کے خلاف جنگ کا اعلان کرتے ہوئے امریکہ اور سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو سخت تنبیہ دی ہے۔علی خامنہ ای نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنے پیغامات میں کہا کہ 'جنگ کا آغاز ہو چکا ہے' اور اسرائیل کو سخت جواب دینا وقت کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''ہم یہودیوں پر کوئی رحم نہیں کریں گے۔''علی خامنہ ای کے پیغامات کے کچھ ہی دیر بعد ایران کے پاسدارانِ انقلاب نے اعلان کیا کہ آپریشن وعدہ صادق سوم (آپریشن ٹرو پرامس-3) کے تحت اسرائیل پر 11 ویں لہر میں حملہ کیا گیا ہے، جس میں فتح-1 ہائپر سونک میزائلوں کا استعمال کیا گیا۔ان کا دعویٰ ہے کہ ایرانی فورسز نے اسرائیل کے زیر قبضہ فضائی حدود پر مکمل کنٹرول حاصل کرلیا ہے۔

ایران کی جانب سے داغے گئے ان میزائلوں نے تل ابیب سمیت مختلف اسرائیلی علاقوں کو نشانہ بنایا۔اسرائیلی میزائل دفاعی نظام نے متعدد میزائلوں کو فضا میں ہی تباہ کیا، تاہم اسرائیلی فائر اینڈ ریسکیو سروسز کے مطابق جنوبی، مرکزی اور ساحلی علاقوں میں کھلے میدانوں میں آگ لگنے کے متعدد واقعات پیش آئے۔ ہائپر سونک میزائلیں ایسی ٹیکنالوجی ہیں جو آواز کی رفتار سے پانچ گنا تیز (میک 5 یا اس سے زائد) ہوتی ہیں۔ان کی رفتار، درستگی اور چکمہ دینے کی صلاحیت انہیں دفاعی نظاموں کے لیے تقریباً ناقابلِ تسخیر بناتی ہے۔ اسرائیلی حکام کا کہنا ہے کہ ایک گھنٹے سے بھی کم وقت میں کم از کم 30 میزائل داغے گئے، جن میں سے بیشتر تل ابیب اور دیگر اہم شہروں کی جانب تھے۔

اس سے قبل، سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ٹروتھ سوشل پر ایک پوسٹ میں ایران سے 'بلا شرط ہتھیار ڈالنے' کا مطالبہ کرتے ہوئے سخت الفاظ استعمال کیے۔ انہوں نے کہا، ''ہمیں معلوم ہے کہ خامنہ ای کہاں چھپے ہیں، وہ ایک آسان ہدف ہیں، مگر فی الحال ہم انہیں نشانہ نہیں بنا رہے لیکن اگر عام شہریوں یا امریکی فوجیوں پر حملہ جاری رہا، تو ہمارا صبر ختم ہو جائے گا۔'' ادھر، ایران-اسرائیل جنگ چھٹے روز میں داخل ہو چکی ہے۔ ایرانی حملوں کے جواب میں اسرائیلی فضائیہ نے تہران اور اس کے مضافاتی علاقوں کو دوبارہ نشانہ بنایا ہے۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق، پروازوں کی نگرانی کے ڈیٹا سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے گزشتہ تین دنوں میں کم از کم 30 فوجی طیارے یورپ روانہ کیے ہیں، جن کا مقصد جنگی طیاروں اور بمباروں کو ایندھن فراہم کرنا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں جاری یہ کشیدگی خطرناک سطح پر پہنچ چکی ہے، اور عالمی برادری اس جنگ کو روکنے کے لیے سفارتی کوششوں میں مصروف ہے، مگر حالات بظاہر کسی فوری حل کی جانب نہیں بڑھ رہے۔ ایران اور اسرائیل کے درمیان بدھ کو جنگ کے چھٹے دن بھی میزائل حملوں کا تبادلہ جاری ہے۔ ادھر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران سے "غیر مشروط ہتھیار ڈالنے" کا مطالبہ کیا ہے۔ آج صبح سویرے شمالی اسرائیل میں "دشمن طیارے" کی اطلاع پر سائرن بجے، جب کہ اسرائیلی فوج نے بتایا کہ ایران نے دو مرحلوں میں کئی میزائل داغے، اور تل ابیب کے آسمان پر دھماکے سنائی دیے۔ دوسری جانب اسرائیل نے تہران کے باشندوں سے علاقہ خالی کرنے کو کہا تاکہ فوجی تنصیبات پر فضائی حملے کیے جاسکیں۔ ایرانی میڈیا کے مطابق تہران اور کرج میں بھی دھماکے سنے گئے۔

ایرانی سپریم لیڈر علی خامنہ ای نے بدھ کو ایک بار پھر اسرائیل کو دھمکی دی اور "ایکس" سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر انگریزی زبان میں لکھا "ہم سخت ردعمل دیں گے کوئی رحم نہیں دکھائیں گے"۔ پاسدارانِ انقلاب نے اعلان کیا کہ اسرائیل پر کی گئی حالیہ میزائل کارروائی میں "فتاح 1" ہائپر سانک میزائل استعمال کیے گئے، اور دعویٰ کیا کہ انھوں نے اسرائیلی فضائی حدود پر "مکمل کنٹرول" حاصل کر لیا ہے۔ منگل کو امریکی صدر ٹرمپ نے خامنہ ای کے لیے ایک بالواسطہ دھمکی جاری کی۔ انھوں نے Truth Social پر لکھا "ہم جانتے ہیں وہ کہاں چھپا ہے۔ وہ ایک آسان ہدف ہے، مگر ہم فی الحال اسے نہیں ماریں گے"۔ اس کے کچھ ہی لمحے بعد انھوں نے ایک اور پیغام میں لکھا "غیر مشروط ہتھیار ڈال دو!"۔

ٹرمپ نے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو سے بھی فون پر گفتگو کی اور قومی سلامتی کونسل کے ساتھ 90 منٹ طویل اجلاس کیا، تاہم امریکی حکام کے مطابق ایران سے متعلق کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔ ذرائع نے بتایا کہ امریکا نے مشرق وسطیٰ میں مزید جنگی طیارے تعینات کر دیے ہیں، مگر تا حال صرف دفاعی اقدامات کیے جا رہے ہیں، جن میں اسرائیل کی مدد بھی شامل ہے۔ ایرانی میڈیا کے مطابق، اسرائیل نے ایران کی ڈیجیٹل تنصیبات پر بڑی سائبر جنگ مسلط کر دی ہے۔ اسرائیل کی جانب سے یہ فضائی حملے، جواب تک کے سب سے بڑے حملے ہیں، ایسے وقت میں کیے جا رہے ہیں جب وہ سمجھتا ہے کہ ایران جلد جوہری ہتھیار بنانے کے قریب ہے۔

ایران نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ اس کا جوہری پروگرام پُرامن مقاصد کے لیے ہے، جب کہ اسرائیل جو کہ جوہری عدم پھیلاؤ کے معاہدے کا رکن نہیں، مشرق وسطیٰ کا واحد ملک ہے جس کے پاس جوہری ہتھیاروں کی موجودگی کا وسیع خیال پایا جاتا ہے۔ نیتن یاہو کا کہنا ہے کہ وہ ایران کے ہتھیار سازی کے منصوبے کے مکمل خاتمے تک پیچھے نہیں ہٹیں گے، جب کہ ٹرمپ نے کہا کہ اگر ایران یورینیم کی افزودگی پر سخت پابندیاں تسلیم کر لے تو حملے ختم ہو سکتے ہیں۔ ایرانی حکام کے مطابق اب تک 224 افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جن میں زیادہ تر عام شہری ہیں۔ اسرائیل نے 24 افراد کی ہلاکت کی تصدیق کی ہے۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق زخمیوں کی تعداد 1300 سے زائد ہے۔

امداد کے منتظر فلسطینیوں پر اسرائیلی فوج کی فائرنگ، 100 افراد شہید

غزہ (ایجنسی): فلسطینی اراضی میں Palestinian NGO's Network (PNGO) نے خبردار کیا کہ غزہ کی پٹی میں امریکی امداد کی تقسیم کا طریقہ کار اُن لاکھوں افراد کی زندگیوں کے لیے براہِ راست خطرہ بن چکا ہے جو بھوک کا شکار ہیں، خاص طور پر جب کہ امدادی مراکز پر عام شہریوں کو "منظم طور پر نشانہ" بنایا جا رہا ہے۔ نیٹ ورک کی جانب سے منگل کے روز جاری بیان میں کہا گیا کہ خان یونس شہر میں پیش آنے والا خونی واقعہ اس امر کا ثبوت ہے، جہاں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے امریکی تنظیم "غزہ ہیومینیٹرین فاؤنڈیشن" کے زیر انتظام امدادی مرکز کے قریب درجنوں افراد قتل ہوئے۔ بیان میں کہا گیا کہ یہ مرکز اب شہریوں کے قتل میں قابض قوت کا شریک بن چکا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ یہ امدادی مراکز، جنھیں "فوجی نوعیت کے" مقامات قرار دیا گیا، شروع دن سے ہی اُن شہریوں کے لیے مہلک خطرہ بنے ہوئے ہیں جو تھوڑی سی خوراک کے لیے یہاں آنے پر مجبور ہیں، جب کہ انسانی بحران دن بہ دن شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ نیٹ ورک نے موجودہ امدادی طریقہ کار پر الزام لگایا کہ یہ درحقیقت قابض اسرائیلی حکومت کی ایجنڈے کو مضبوط کرتا ہے اور بحران کو مزید گہرا کرتا ہے۔ بیان میں مطالبہ کیا گیا کہ اس طریقہ کار کو فی الفور روکا جائے اور اقوام متحدہ کی ایجنسیوں اور بین الاقوامی و مقامی انسانی تنظیموں کے کردار کو مضبوط کیا جائے تاکہ وہ امداد کی تقسیم کو بہتر انداز میں انجام دے سکیں۔ نیٹ ورک نے امدادی مراکز پر جاری "مسلسل جرائم" کی بین الاقوامی سطح پر تحقیقات کا مطالبہ بھی کیا، اور ذمہ داروں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے پر زور دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے یہ بھی کہا کہ تمام گزرگاہوں کو فوری طور پر کھولا جائے اور امدادی قافلوں کو اس انداز سے داخلے اور تقسیم کی اجازت دی جائے کہ شہریوں کی سلامتی اور وقار محفوظ رہے۔ طبی ذرائع اور عینی شاہدین کے مطابق، منگل کی صبح سے اب تک غزہ کی پٹی میں تقریباً 100 فلسطینی قتل ہو چکے ہیں، جن میں سے کم از کم 70 افراد خان یونس میں امدادی مرکز کے قریب مارے گئے۔ اسرائیلی فوج نے اس واقعے پر کوئی فوری تبصرہ نہیں کیا، حالاں کہ یہ واقعہ اُن متعدد ہلاکت خیز واقعات کا تسلسل ہے جو گزشتہ مہینوں میں پیش آ چکے ہیں اور عالمی سطح پر مذمت کا باعث بنے۔ اقوامِ متحدہ کی ریلیف ایجنسی (انروا) نے بھی اس صورت حال پر شدید تشویش ظاہر کی اور کہا کہ "غزہ کے بھوکے لوگ اُس وقت قتل کیے جا رہے ہیں جب وہ اپنے خاندان کے لیے خوراک لینے آتے ہیں"۔ ایجنسی نے ایک بار پھر مطالبہ کیا کہ اقوامِ متحدہ کے زیرِ نگرانی سابقہ محفوظ، مؤثر اور وسیع تر امدادی نظام کو بحال کیا جائے۔

ایران کیلئے اگلے 48 گھنٹے انتہائی نازک: امریکہ

واشنگٹن، (یو این آئی) امریکی حکام نے وہائٹ ہاؤس کے سچویشن روم میں صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے ملاقات کے دوران کہا کہ آئندہ 24 سے 48 گھنٹے فیصلہ کن ہوں گے جس میں یہ طے ہوگا کہ آیا ایران اور اسرائیل کے درمیان تنازع کا سفارتی حل ممکن ہے یا امریکی صدر فوجی کارروائی کا سہارا لیں گے۔ امریکی ٹیلی ویژن نیٹ ورک اے بی سی نے بدھ کے روز ایک رپورٹ میں یہ اطلاع دی۔ امریکی حکام نے کہا ہے کہ وہ آئندہ 24 سے 48 گھنٹے میں اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ آیا ایران اور اسرائیل کے درمیان تنازع کا سفارتی حل ممکن ہے، یا صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو فوجی کارروائی کا سہارا لینا پڑے گا۔ اے بی سی نیوز چینل کی رپورٹ کے مطابق وہائٹ ہاؤس کے سچویشن روم میں مسٹر ٹرمپ سے ملاقات کے دوران حکام نے کہا کہ اگلے 24 سے 48 گھنٹوں میں یہ طے ہو جائے گا کہ آیا ایران اور اسرائیل کے درمیان تنازع کا سفارتی حل ممکن ہے یا صدر کو فوجی کارروائی کا سہارا لینا پڑے گا۔ مسٹر ٹرمپ نے منگل کے روز ایران سے 'غیر مشروط ہتھیار ڈالنے' کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ "امریکہ ایران کے سپریم لیڈر علی خامنہ ای کے مقام کو جانتا ہے، لیکن انہیں باہر نکالنے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے"۔ ادھر مقامی میڈیا نے امریکی حکام کے حوالے سے کہا ہے کہ اگر ایران یورینیم کی افزودگی ترک کر دے تو اس ہفتے ایرانی حکام اور امریکی خصوصی ایلچی اسٹیووٹ کوف اور ممکنہ طور پر نائب صدر جے ڈی وینس کے درمیان ملاقات ہو سکتی ہے۔

ملک میں کورونا کے موجودہ مریضوں کی تعداد گھٹ کر 6483 ہو گئی، مزید 4 مریضوں کی موت

نئی دہلی (یو این آئی) ملک میں گزشتہ 24 گھنٹے کے دوران کورونا کے زیر علاج مریضوں کی تعداد میں 353 کی کمی کے بعد موجودہ مریضوں کی کل تعداد گھٹ کر 6483 ہو گئی ہے۔ ساتھ ہی اس عرصے میں مزید چار مریضوں کی موت ہو جانے سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 113 ہو گئی۔ گزشتہ 24 گھنٹے کے دوران 1173 مریض صحت یاب ہونے کے ساتھ ہی اس وائرس سے شفایاب ہونے والوں کی کل تعداد 15945 تک پہنچ گئی ہے۔ واضح رہے کہ 22 مئی کو ملک میں صرف 257 ایکٹو کورونا کیسز تھے۔ مرکزی وزارت صحت و خاندانی بہبود کی طرف سے آج جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، گزشتہ 24 گھنٹے کے دوران کورونا سے متاثرہ چار مریضوں کی موت ہوئی ہے۔ مہاراشٹر میں کورونا کے انفیکشن سے دو مریضوں کی موت کے ساتھ ہی وہاں اموات کی تعداد 31 تک پہنچ گئی ہے اور قومی دارالحکومت دہلی اور کیرالہ میں ایک-ایک مریض کی موت ہونے کے ساتھ ہی اموات کی تعداد بالترتیب 13 اور 36 تک پہنچ گئی ہے۔ اس عرصے کے دوران 12 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں کورونا کیسز میں اضافہ درج کیا گیا، جبکہ 10 ریاستوں میں فعال کیسز میں کمی دیکھی گئی۔ دیگر ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے کورونا انفیکشن کا کوئی کیس درج نہیں ہوا ہے۔

ٹرمپ سے گفتگو پر وزیر اعظم کل جماعتی اجلاس بلائیں، قوم کو اعتماد میں لیں: جے رام رمیش

نئی دہلی (ایجنسی) کانگریس پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے فون پر ہوئی گفتگو کی تفصیلات فوری طور پر ایک کل جماعتی اجلاس میں سبھی سیاسی جماعتوں کو دیں اور قوم کو اعتماد میں لیں۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے کہا کہ وزیر اعظم مودی کی جانب سے صدر ٹرمپ کو یہ کہنا کہ ہندوستان نے کبھی بھی تیسرے فریق کی ثالثی قبول نہیں کی اور مستقبل میں بھی نہیں کرے گا، خوش آئند ہے لیکن یہ بات وہ صرف وزارتِ خارجہ کے بیان میں کیوں کہہ رہے ہیں؟ انہیں خود سامنے آ کر اپوزیشن سے بات کرنی چاہیے۔ جے رام رمیش نے کہا کہ خبر کے مطابق وزیر اعظم مودی اور صدر ٹرمپ کے درمیان 35 منٹ طویل فون گفتگو ہوئی، جس میں مودی نے واضح کیا کہ آپریشن سندور کے دوران پاکستان پر کارروائی امریکہ کی مداخلت پر نہیں بلکہ پڑوسی ملک کی درخواست پر روکی گئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ تجارتی امور پر کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ کانگریس رہنما نے سوال اٹھایا کہ جب صدر ٹرمپ 14 بار ثالثی کا دعویٰ کر چکے ہیں، تو وزیر اعظم مودی کو اس پر جواب دینے میں 37 دن کیوں لگے؟ انہوں نے کہا کہ اگر وزیر اعظم مودی قوم کو واقعی باخبر رکھنا چاہتے ہیں تو انہیں خود آ کر پارلیمنٹ میں بیان دینا چاہیے۔ اس موقع پر جے رام رمیش نے پاکستانی فوج کے سربراہ جنرل عاصم منیر کو وائٹ ہاؤس میں ظہرانے پر مدعو کیے جانے کو ہندوستانی سفارت کاری کے لیے بڑا جھٹکا قرار دیا۔ ان کے مطابق یہ واقعہ ایک ایسی سفارتی پیش رفت ہے، جس پر وزیر اعظم کو صدر ٹرمپ کے سامنے ناراضگی ظاہر کرنی چاہیے تھی۔ انہوں نے کہا کہ اگر اندرا گاندھی وزیر اعظم ہوتیں، تو وہ امریکہ کے صدر نکسن یا ریگن کو سخت پیغام دیتیں۔ جے رام رمیش نے کہا کہ وزیر اعظم کو تقسیم کی سیاست کے بجائے ملک کی سالمیت اور خود مختاری کو ترجیح دینی چاہیے۔ جے رام رمیش نے جنرل عاصم منیر کے ظہرانے، ٹرمپ کے ثالثی کے دعووں اور امریکی جنرل مائیکل کوریلا کے حالیہ تبصرے کو ہندوستان کی خارجہ پالیسی کے لیے تین بڑے دھچکے قرار دیا اور کہا کہ ہمیں دکھاوے کے بجائے زمینی حقائق پر مبنی فیصلے کرنے ہوں گے۔

مقبوضہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے میں ہندوستان کو کسی کی ثالثی منظور نہیں

آپریشن سندور پر مودی۔ ٹرمپ کی فون پر 35 منٹ بات چیت

کیناناسکی (کناڈا) (یو این آئی): وزیر اعظم نریندر مودی اور صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے درمیان ٹیلیفون پر منگل کے روز دہشت گردی، آپریشن سندور، پاکستان پر بہت واضح بات چیت ہوئی جس میں مسٹر مودی نے واضح الفاظ میں کہا کہ جنگ روکنے کے عوض تجارتی معاہدے یا جنگ بندی کے لیے ثالثی کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی اور ہندوستان اسے قطعی قبول نہیں کرتا۔ خارجہ سکریٹری وکرم مصری نے کناڈا سے روانہ ہونے سے قبل ایک بیان میں یہ اطلاع دی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم مودی اور صدر ٹرمپ کی دو طرفہ ملاقات جی 7- سربراہی اجلاس کے موقع پر ہونی تھی لیکن صدر ٹرمپ کو جلد امریکہ واپس جانا پڑا جس کی وجہ سے یہ ملاقات نہیں ہو سکی۔ اس کے بعد صدر ٹرمپ کی درخواست پر دونوں رہنماؤں نے فون پر گفتگو کی۔ یہ بات چیت تقریباً 35 منٹ تک جاری رہی۔ خارجہ سکریٹری نے کہا کہ 22 اپریل کو پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد صدر ٹرمپ نے وزیر اعظم مودی سے فون پر تعزیت کا اظہار کیا تھا اور دہشت گردی کے خلاف حمایت کا اظہار کیا تھا۔ اس کے بعد دونوں رہنماؤں کے درمیان یہ پہلی بات چیت تھی۔ اس لیے وزیر اعظم مودی نے صدر ٹرمپ سے آپریشن سندور کے سلسلے میں تفصیل سے بات کی۔ مسٹر وکرم مصری نے کہا کہ وزیر اعظم مودی نے صدر ٹرمپ کو واضح طور پر کہا کہ 22 اپریل کے بعد ہندوستان نے دہشت گردی کے خلاف کارروائی کرنے کے اپنے عزم کے بارے میں پوری دنیا کو بتا دیا تھا۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ 7-6 مئی کی درمیانی شب ہندوستان نے پاکستان اور پاک مقبوضہ کشمیر (پی او کے) میں صرف دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا تھا۔ ہندوستان کی کارروائی انتہائی محدود، ہدف بند اور غیر اشتعال انگیز تھی۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستان نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ ہندوستان پاکستان کی گولی کا جواب گولے سے دے گا۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر اعظم نے امریکی صدر کو بتایا کہ 09 مئی کی رات نائب صدر جے ڈی وانس نے انہیں (وزیر اعظم مودی) کو فون کیا تھا۔ نائب صدر وینس نے کہا تھا کہ پاکستان ہندوستان پر بڑا حملہ کر سکتا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے انہیں صاف الفاظ میں کہا تھا کہ اگر ایسا ہوا تو ہندوستان پاکستان کو اس سے بھی بڑا جواب دے گا۔

مسٹر مودی نے مسٹر ٹرمپ کو بتایا کہ ہندوستان نے 10-09 مئی کی درمیانی شب پاکستان کے حملے کا بہت سخت جواب دیا اور پاکستانی فوج کو بہت نقصان پہنچایا۔ اس کے فوجی ایئر بیس کو غیر فعال کر دیا گیا۔ ہندوستان کے سخت ردعمل کے سبب پاکستان کو ہندوستان سے فوجی کارروائی روکنے کی درخواست کرنی پڑی۔ وزیر اعظم مودی نے واضح طور پر صدر ٹرمپ کو بتایا کہ اس پوری کارروائی کے دوران، کسی بھی وقت، کسی بھی سطح پر، ہند-امریکہ تجارتی معاہدے یا ہندوستان اور پاکستان کے درمیان امریکہ کی ثالثی جیسے مسائل پر کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ فوجی کارروائی روکنے سے متعلق بات چیت دونوں فوجوں کے موجودہ چینلز کے ذریعے اور پاکستان کی درخواست پر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان براہ راست ہوئی۔ مسٹر وکرم مصری کے مطابق وزیر اعظم مودی نے زور دے کر کہا کہ ہندوستان نے کبھی بھی ثالثی کو قبول نہیں کیا ہے اور نہ کبھی قبول کرے گا۔ اس معاملے پر ہندوستان میں مکمل سیاسی اتفاق رائے ہے۔ خارجہ سکریٹری نے بتایا کہ وزیر اعظم مودی نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان اب دہشت گردی کو پراکسی وار نہیں بلکہ مکمل جنگ کے طور پر دیکھتا ہے اور پاکستان کے خلاف ہندوستان کا آپریشن سندور ابھی جاری ہے۔ مسٹر وکرم مصری نے کہا کہ صدر ٹرمپ نے وزیر اعظم مودی سے پوچھا کہ کیا وہ کناڈا سے واپسی پر امریکہ میں کچھ قیام کر سکتے ہیں۔ لیکن پہلے سے طے شدہ پروگراموں کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے اپنی نا اہلی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد دونوں رہنماؤں نے فیصلہ کیا کہ وہ مستقبل قریب میں ملاقات کی کوشش کریں گے۔ خارجہ سکریٹری نے کہا کہ صدر ٹرمپ اور وزیر اعظم مودی نے اسرائیل اور ایران کے درمیان جاری تنازع پر بھی بات کی۔ روس-یوکرین تنازع پر دونوں نے اتفاق کیا کہ جلد از جلد امن کے لیے فریقین کے درمیان براہ راست بات چیت ضروری ہے اور اس کے لیے کوششیں کی جانی چاہئیں۔ دونوں رہنماؤں نے ہند-بحرالکاہل خطے کے بارے میں اپنے نقطہ نظر کا تبادلہ کیا۔ اور اس خطے میں کواڈ کے اہم کردار پر حمایت کا اظہار کیا۔ مسٹر مصری نے کہا کہ وزیر اعظم مودی نے صدر ٹرمپ کو کواڈ کی آئندہ میٹنگ کے لیے ہندوستان آنے کی دعوت دی۔ صدر ٹرمپ نے دعوت قبول کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہندوستان کے دورے کے منتظر ہیں۔

اتر پردیش: دو مختلف حادثات میں 9/افراد کی موت

بلند شہر میں کار میں آگ لگنے سے زندہ جل کر 5 افراد کی موت، آگرہ میں پک اپ نے راہگیروں کو کچلا، 4 کی موت

لکھنؤ (ایجنسی) اتر پردیش کے بلند شہر میں دردناک حادثہ پیش آیا ہے۔ یہاں ایک کار پلیا سے ٹکرا کر اُلٹ گئی جس کے بعد اس میں آگ لگ گئی۔ حادثے میں کار پر سوار 5 افراد زندہ جل کر موت کی آغوش میں چلے گئے۔ موقع پر پہنچی پولیس نے لاشوں کو قبضہ میں لے کر جانچ شروع کر دی ہے۔ اطلاع کے مطابق جہانگیر آباد تھانہ علاقے میں جہانگیر آباد-بلند شہر شاہراہ پر گاؤں چاندوک چوراہے کے پاس بدایوں کی طرف سے آ رہی تیز رفتار گاڑی بے قابو ہو کر ایک پُلیا سے ٹکرا گئی۔ اس کے بعد کار میں شدید آگ لگ گئی۔ کار میں موجود ایک معصوم سمیت 5 لوگ زندہ جل گئے۔ حادثے میں ایک لڑکی بُری طرح جھلس گئی جس کا علاج کیا جا رہا ہے۔

کار پر سوار افراد شادی کی تقریب سے دہلی لوٹ رہے تھے۔ حادثے کی وجہ ڈرائیور کو نیند کی جھپکی آنا بتایا جا رہا ہے۔ حادثے میں موبینا تنویز، ندا، زبیر علی اور دو سالہ زینل کی موت ہو گئی جبکہ گلناز شدید طور پر زخمی ہے۔ بلند شہر کے ایس پی (دیہی) تیج ویر سنگھ نے بتایا کہ آج صبح 5.50 بجے جہانگیر آباد پولیس کو اطلاع ملی کہ تھانہ علاقہ کے جہانگیر آباد-بلند شہر شاہراہ پر ایک کار حادثے کا شکار ہو گئی ہے۔ پولیس اور فائر بریگیڈ کی ٹیم نے موقع پر پہنچ کر راحت و بچاؤ کام شروع کیا۔ دوسری طرف آگرہ تھانہ ٹرانس یمنا علاقے میں بھی سڑک حادثہ پیش آیا ہے۔ یہاں اس حادثے میں 4 لوگوں کی موت ہو گئی جبکہ ایک دیگر زخمی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق آموں سے بھرا ایک پک اَپ تیزی سے آ رہا تھا کہ اسی دوران ڈیوائڈر سے ٹکرا گیا اور مارننگ واک پر آئے سڑک کنارے بیٹھے تین لوگوں کو کچل ڈالا۔ تینوں افراد کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ وہیں اس حادثہ میں پک اَپ ڈرائیور کی بھی موت ہو گئی جبکہ ایک شخص زخمی ہے۔ ذرائع کے مطابق لکھنؤ سے آموں سے بھرا پک اپ میکس آگرہ منڈی کی طرف تیزی سے آ رہا تھا کہ ہائی وے آتے ہی سروس روڈ پر اُلٹ گیا جس سے یہ دردناک حادثہ پیش آیا۔

حدیث نبوی ﷺ

حضور رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ مسلمان نہیں جس کا پڑوسی اس کی تکلیف سے امان میں نہ ہو۔
(صحیح بخاری)

اسرائیل دنیا کو ایٹمی جنگ کی بھٹی میں جھونکنا چاہتا ہے

عبید اللہ ناصر

اگر اسرائیل کا دفاع امریکہ کی مجبوری اور ضرورت ہے تو ایران کا دفاع چین اور روس کی بھی ضرورت ہے، ایران اگر مخدوش ہوا اور وہاں اسرائیل بلکہ درحقیقت امریکہ کی بالادستی قائم ہوئی تو چین کو زبردست اسٹریٹیجک جھٹکا لگے گا کیونکہ وسطی اشیا اور یوروپ تک پہنچنے کا اس کا راستہ بند ہو جائے گا۔قراقرم شاہراہ بھی بیکار ہو جائے گی، دوسرے یہ روس کے پاس بھی امریکہ سے یوکرین کا بدلہ لینے کا بہترین موقع ہے۔ عالمی امور میں طاقت کا توازن برقرار رکھنے کے لیے بھی روس اور چین دونوں کو ایران کی حمایت کرنا ہی پڑے گی۔ ایران کی ڈپلومیسی بھی یہی ہے کہ وہ اس معاملہ میں چین اور روس کو زیادہ سے زیادہ ملوث کرے، حالانکہ اردن کے شاہ عبداللہ دوم جیسے غدار ابھی بھی اسرائیل کے ساتھ کھڑے ہیں مگر کھل کر بولنے کی ہمت ان میں بھی نہیں ہے۔ اسرائیل اور مغربی دنیا کو یہ امید تھی کہ اسرائیل کی اس فوجی کارروائی سے ایران کے اندر موجودہ نظام کے مخالفین کو تقویت ملے گی اور اس سے موجودہ نظام کو بدلنے میں مدد ملے گی، یہ امید بھی خاک میں مل گئی ہے اور پورا ایران بشمول مسلح افواج فی الحال صہیونی جارحیت کے خلاف سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑے ہیں۔ٹرمپ نے ابراہیمی مذاکرات کے ذریعہ اسرائیل کی عرب ملکوں سے دوستی کرانے کی جو کوشش کی تھی وہ خود اسرائیل نے ہی مٹی میں ملادی ہے۔

اسرائیل نے ایران پر زبردست حملہ کر کے مشرق وسطیٰ میں جنگ کو وسعت ہی نہیں دی ہے، یہ تیسری جنگ عظیم نہیں بلکہ ایٹمی جنگ کا پیش خیمہ بھی بن سکتی ہے کیونکہ اسرائیل اور ایران دونوں ایٹمی طاقت ہیں۔ اسرائیل کے پاس عالمی اندازے کے مطابق 150 سے زائد ایٹم بم ہیں جبکہ ایران نے نیوکلیائی صلاحیت تو حاصل کر لی ہے لیکن ایٹم بن بنانے سے گریز کرتا رہا ہے مگر جب اس کے وجود کو خطرہ لاحق ہوگا تو وہ بھی اس کے لیے مجبور ہو جائے گا۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اسرائیل نے ایران پر اس وقت حملہ کیا ہے، جب وہ امریکہ سے ایٹمی مذاکرات شروع کر چکا تھا۔ پانچ دور کی گفتگو بھی ہو چکی تھی، مذاکرات کا چھٹا دور بھی شروع ہونے والا تھا، جسے اب خود ایران نے سعی لاحاصل کہہ کے موقوف کر دیا ہے۔ اسرائیل نے اپنی عادت اور صلاحیت کے مطابق ٹارگیٹ کلنگ کر کے ایران کے نیوکلیائی تنصیبات، اہم عمارتوں کو تباہ کرنے کے علاوہ ٹاپ ایٹمی سائنسدان، اعلیٰ ترین فوجی افسران کو شہید کر دیا۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ اس نے یہ حملہ اس لیے کیا تا کہ ایران ایٹم بم بنانے کے قریب بھی نہ پہنچ سکے۔ اس سے زیادہ احمقانہ سوچ اور کیا ہو سکتی ہے کہ کسی باصلاحیت انسان کو مار کے یہ سمجھ لیا جائے کہ اب کوئی دوسرا باصلاحیت شخص پیدا ہی نہیں ہوگا۔ یہ بات ضرور ہے کہ اتنے زبردست خطرہ کے باوجود ایران کی ٹاپ لیڈرشپ بشمول فوجی افسران، نیوکلیائی سائنسدان وغیرہ ایک ہی وقت میں ایک ہی بلڈنگ میں کیوں موجود تھے جبکہ اس سے قبل بھی اسرائیل اسی طرح کے ٹارگیٹ کلنگ کے ذریعہ ایران کے دیگر افسران کو شہید کر چکا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ شاہ کے زمانہ میں ایران کی خفیہ تنظیم ساواک اور اسرائیل کی خفیہ تنظیم موساد میں جو باہمی تعاون تھا، وہ اسلامی انقلاب کے اتنے دنوں بعد بھی بقید حیات ساواک جاسوسوں اور انقلاب دشمن عناصر کے درمیان قائم ہے اور اسرائیل اپنی ٹیکنالوجی اور ان جاسوسوں کی مدد سے ہی یہ کامیاب ٹارگیٹ کلنگ کرتا ہے۔

لیکن اسرائیل نے ایران کو لقمہ تر سمجھنے کی غلطی کردی، ایران کے جوابی حملوں نے نہ صرف اسرائیل بلکہ عالمی برادری کو بھی حیرت میں ڈال دیا ہے، کسی کو امید نہیں تھی کہ ایران اسرائیل کے تمام دفاعی نظام کو تاش کے پتوں کی طرح بکھیر دے گا۔ ایران کے میزائل اور ڈرون حملوں نے اسرائیل کی راجدھانی تل ابیب اور بندرگاہ حیفہ کو تہس نہس کر دیا ہے۔ حیفہ میں ہندوستانی سرمایہ کار اڈانی کی تیل ریفائنری تباہ ہونے سے کھربوں ڈالر کا ان کا نقصان بھی ہوا۔ اب اسرائیلی وزیراعظم نیتن یہ رو رہا ہے کہ ہم نے ایران کے دہشت گردی کے اڈوں کو نشانہ بنایا تھا جبکہ ایران ہمارے شہریوں کو نشانہ بنا رہا ہے، اس کی اس مکاری پر ہنسی بھی آتی ہے غصہ بھی۔ امریکی صدر ٹرمپ کا موقف تھا کہ اس فوجی کارروائی کے بعد ایران نیوکلیائی سمجھوتے کے لیے مجبور ہو جائے گا مگر ایران نے مزید گفتگو سے ہی انکار کر کے ان کی ان صہیونیت نواز سوچ کو بھی ہوا میں اڑا دیا ہے۔ اسرائیل کی اس جارحیت کے بعد ایران کو جو عالمی حمایت حاصل ہوئی ہے، وہ بھی ایران کے حوصلوں کو بلند کرنے والی ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ پوری اسلامی دنیا اپنے تمام اختلافات بھلا کر ایران کے ساتھ کھڑی ہوگئی ہے۔ ایران کی لیڈرشپ کی سعودی عرب کے ولی عہد محمد بن سلمان سے گفتگو اور شہزادہ سلمان کی جانب سے ایران کو بھرپور حمایت دینا اسرائیل اور امریکہ کی سب سے بڑی سفارتی شکست ہے۔ خیر سگالی کے طور پر سعودی عرب نے حج پر گئے ایرانی عازمین کو اس وقت تک اپنے یہاں شاہی مہمان کے طور پر روکے رکھنے کا اعلان کیا ہے، جب تک ایران میں حالات نارمل نہیں ہو جاتے۔ پرنس سلمان کا یہ کہنا کہ کوئی بھی مسلم ملک ایران کو شکست خوردہ نہیں دیکھنا چاہتا، نہ صرف ایران کو زبردست اخلاقی حمایت فراہم کرتا ہے بلکہ عالمی اتحاد بین المسلمین جو وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، اس کو بھی استحکام بخشتا ہے۔ ایران کی حکومت کی جانب سے ایران کے صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیاں اور پرنس سلمان کے مابین ٹیلی فونک گفتگو کا متن جاری کیا گیا ہے جس میں پرنس سلمان برادر ملک ایران کو ہر ممکن تعاون دینے کا وعدہ کرتے ہیں، چین نے ایران اور سعودی عرب کے درمیان جو مصالحت گزشتہ سال کروائی تھی، یہ اس کی کامیابی کہی جا رہی ہے۔

اگر اسرائیل کا دفاع امریکہ کی مجبوری اور ضرورت ہے تو ایران کا دفاع چین اور روس کی بھی ضرورت ہے، ایران اگر مخدوش ہوا اور وہاں اسرائیل بلکہ درحقیقت امریکہ کی بالادستی قائم ہوئی تو چین کو زبردست اسٹریٹیجک جھٹکا لگے گا کیونکہ وسطی اشیا اور یوروپ تک پہنچنے کا اس کا راستہ بند ہو جائے گا۔قراقرم شاہراہ بھی بیکار ہو جائے گی، دوسرے یہ روس کے پاس بھی امریکہ سے یوکرین کا بدلہ لینے کا بہترین موقع ہے۔ عالمی امور میں طاقت کا توازن برقرار رکھنے کے لیے بھی روس اور چین دونوں کو ایران کی حمایت کرنا ہی پڑے گی۔ ایران کی ڈپلومیسی بھی یہی ہے کہ وہ اس معاملہ میں چین اور روس کو زیادہ سے زیادہ ملوث کرے، حالانکہ اردن کے شاہ عبداللہ دوم جیسے غدار ابھی بھی اسرائیل کے ساتھ کھڑے ہیں مگر کھل کر بولنے کی ہمت ان میں بھی نہیں ہے۔ اسرائیل اور مغربی دنیا کو یہ امید تھی کہ اسرائیل کی اس فوجی کارروائی سے ایران کے اندر موجودہ نظام کے مخالفین کو تقویت ملے گی اور اس سے موجودہ نظام کو بدلنے میں مدد ملے گی، یہ امید بھی خاک میں مل گئی ہے اور پورا ایران بشمول مسلح افواج فی الحال صہیونی جارحیت کے خلاف سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑے ہیں۔ ٹرمپ نے ابراہیمی مذاکرات کے ذریعہ اسرائیل کی عرب ملکوں سے دوستی کرانے کی جو کوشش کی تھی وہ خود اسرائیل نے ہی مٹی میں ملادی ہے۔

اپنے وجود بلکہ شاید اس سے بھی پہلے جب برطانیہ نے 1917 میں فلسطین میں یہودیوں کے لیے اسرائیل کے قیام کا رسوائے زمانہ بالفورس اعلان کیا تھا تب سے ہی صہیونی اپنی دہشت گرد تنظیم ہگانہ کے ذریعہ انسانیت کا قتل عام شروع کر چکے تھے۔ 1948 میں اپنے قیام کے بعد سے ہی وہ امریکہ اور یوروپی ملکوں کی حمایت سے مشرق وسطیٰ میں امن اور استحکام کا دشمن بنا ہوا ہے۔ فلسطینیوں پر صہیونیوں کے انسانیت سوز مظالم خود یہودیوں پر ہٹلر کے مظالم سے کسی طرح کم نہیں ہیں حالانکہ فطری بات تو یہ تھی کہ خود انسانیت سوز مظالم کا شکار ہو چکی قوم دوسروں پر وہ ظلم نہ کرتی، خاص کر ان پر جنہوں نے تاریخ میں ہمیشہ یہودیوں کو پناہ دی ہے۔ اپنے قیام کے بعد سے ہی اسرائیل مسلسل عالمی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہر طرح سے اپنی من مانی کرتا رہا ہے۔ اقوام متحدہ کی قراردادوں کو جوتے کی نوک پر رکھ کر اس نے اپنی سرحدوں کی مسلسل توسیع کی اور گریٹر اسرائیل کا خواب شرمندۂ تعبیر کرتا رہا ہے، جس کی وجہ سے جس فلسطین میں اسے صرف 33 فیصد زمین ملی تھی، وہ اب 80 تا 85 فیصد زمین پر قابض ہے کیونکہ اس کی اس دیدہ دلیری کے پیچھے محض مضبوط یہودی لابی ہی نہیں ہے بلکہ یوروپ اور امریکہ کی عیسائی لابی بھی ہے جس کی یہودیوں سے تاریخی دشمنی رہی ہے اور جس نے بڑی چالاکی اور عیاری سے عربوں کے سینے میں اسرائیل نما خنجر پیوست کر کے اپنے اپنے ملک سے یہودیوں کو نکال کر اسرائیل بھیجنے میں کامیابی حاصل کر لی۔ پرامن انتقال آبادی کا یہ بے مثال کارنامہ ہے اور اب یہی لابی اسرائیل کی اسی لیے حمایت کر رہی ہے تا کہ یہودی کسی بھی حالت میں اپنے آبائی ملک واپس آنے کی نہ سوچ سکیں۔

اسرائیل کی اپنی تو کوئی آبادی ہے نہیں، وہ یوروپ کے مختلف ملکوں سے آ کر بسے یہودیوں کا ملک ہے جو ارض موعود میں آ کر بس گئے تھے مگر حماس اور اب ایران کے ڈرون اور میزائلوں نے ان میں عدم تحفظ کا احساس پیدا کر دیا ہے اور اب ان میں سے بیشتر لوگ اپنے اپنے ملکوں میں واپسی کی خواہش ظاہر کر رہے ہیں، یہ اسرائیل ہی نہیں خود یوروپ کی سازش، مکاری اور عیاری کی ناکامی ہے، ایک کروڑ سے بھی کم آبادی والا ملک اگر پھر انتقال آبادی کا شکار ہو گیا تو اس کا وجود ہی خطرہ میں پڑ جائے گا اور یہ خطرہ ایک نہ ایک دن سچ ضرور ثابت ہوگا۔

obaidnasir@yahoo.com

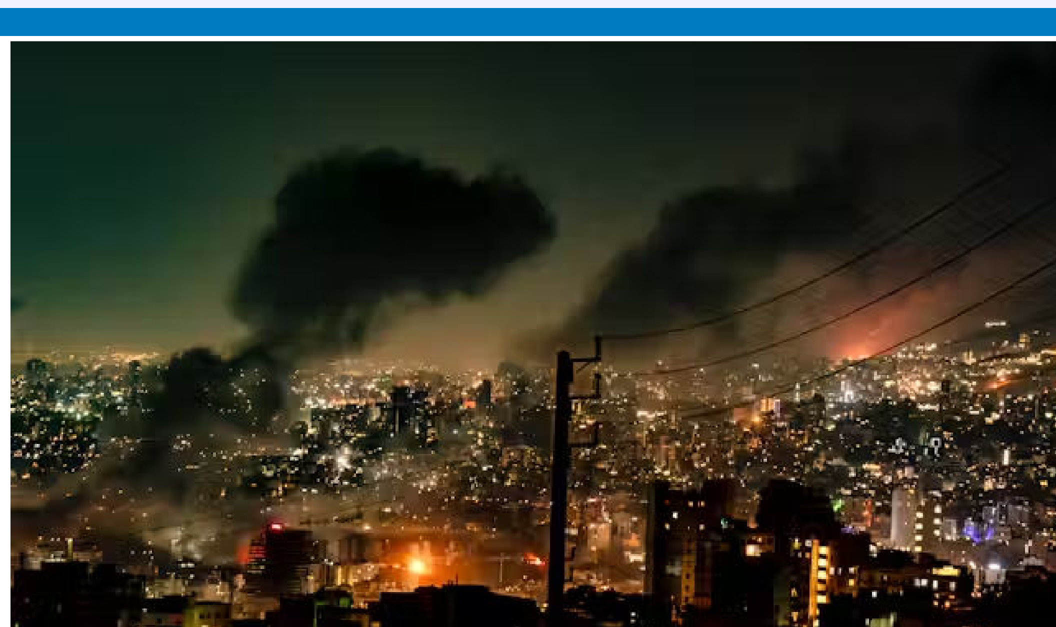

وراثت کی ادائیگی، رشتوں کی سلامتی

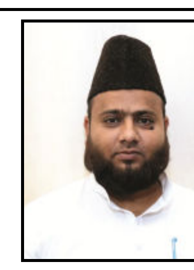

عبداللطیف ندوی

ہماری سماجی دنیا میں بیٹی کو رخصت کرتے وقت لاکھوں روپیہ جہیز میں دیا جاتا ہے۔ سونے چاندی کے زیورات، قیمتی سامان، فرنیچر، گاڑیاں، الیکٹرانکس، سب کچھ دے کر ہم مطمئن ہو جاتے ہیں کہ ہم نے بیٹی کا فرض ادا کر دیا۔ مگر جیسے ہی ماں باپ کی وفات کے بعد جائیداد کی تقسیم کا وقت آتا ہے، وہی بیٹی یا بہن اچانک 'غیر' ہو جاتی ہے۔ نہ اس کا کوئی حق سمجھا جاتا ہے، نہ اس کی موجودگی کو وراثت کی فہرست میں شمار کیا جاتا ہے۔ اسے کبھی بیٹے کے مقابلے میں کمزور، تو کبھی غیر خاندان کا فرد مان کر دستبردار ہونے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ کیا یہی اسلامی انصاف ہے؟ کیا یہی ہمارا ایمان ہے؟ اسلام نے عورت کو وراثت میں حق دیا ہے۔ صرف جذباتی احترام نہیں، بلکہ معاشی خودمختاری کا ایک مکمل، باقاعدہ اور شرعی نظام عطا کیا ہے۔ یہ حق نہ کسی بھائی کی مرضی پر منحصر ہے، نہ باپ کی وصیت پر، نہ شوہر کی اجازت پر۔ یہ حق براہِ راست اللہ کی طرف سے مقرر کردہ ہے، جس میں کسی کمی بیشی یا رعایت کی کوئی گنجائش نہیں۔ نہ یہ کسی مصلحت سے مشروط ہے، نہ کسی رسم و رواج سے۔ قرآنِ مجید میں صاف کہا گیا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے لیے، والدین اور قریبی رشتہ داروں کے ترکہ میں سے مقررہ حصہ ہے، چاہے مال کم ہو یا زیادہ۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ النساء میں واضح طور پر اس تقسیم کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔ اللہ کی طرف سے مقرر کی گئی یہ تقسیم 'فرضاً من اللہ' ہے، یعنی ایسا واجب حکم جو ٹالا نہیں جا سکتا۔ اس حق کی پامالی گویا اللہ کے حکم سے انکار ہے۔ پھر بھی ہم ہزاروں لاکھوں کی جائیداد اپنے بیٹوں میں تقسیم کرتے وقت بہنوں کو محض ایک جذباتی الوداعی سلامی سمجھ لیتے ہیں۔ جہیز دے کر یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ان کا حق ادا ہو گیا، جب کہ شریعت میں جہیز کو وراثت کے بدلے میں دینے کا کوئی تصور نہیں۔

آج کا تلخ ترین سماجی منظر یہ ہے کہ جن گھروں میں طلاق، خلع، یا میاں بیوی کے درمیان مسلسل جھگڑے اور علیحدگی کی نوبت آ رہی ہے، ان میں ایک بڑی وجہ بیوی کی معاشی بے بسی ہے۔ اگر شادی کے بعد عورت کو اس کے والدین کی طرف سے وراثت کا حق مل گیا ہوتا، تو وہ مالی طور پر مضبوط ہوتی، سسرال کے دباؤ میں نہ آتی، اور کسی نامناسب صورتِ حال میں اس کے پاس فیصلے کی آزادی اور اختیار ہوتا۔ وہ صرف ایک تابع فرمان بیوی نہ ہوتی بلکہ ایک باعزت خودمختار شخصیت کے طور پر رشتہ نبھاتی۔ لیکن جب اسے بچپن سے ہی محرومی کا سامنا ہوتا ہے، تو وہ شادی کے بعد بھی مکمل طور پر دوسروں کی محتاج بن جاتی ہے۔ یہ معاشی محتاجی صرف فرد کی نہیں، ایک پورے رشتے کو کمزور کر دیتی ہے۔ وہ رشتہ جس کی بنیاد محبت، تعاون اور انصافی برابری پر ہونی چاہیے، اس کی بنیاد محض مفاد اور برتری پر استوار ہو جاتی ہے۔ شوہر اگر ظلم کرے تو بیوی کے پاس بچنے کا کوئی ذریعہ نہیں، کیونکہ وہ ماں باپ کی جائیداد میں 'وارث' نہیں، صرف 'بیٹی' تھی۔ اور بیٹی کا مطلب صرف جہیز اور خاموشی؟ یہ تو ظلم ہے، جس کا انجام رشتوں کے ٹوٹنے، نفسیاتی بیماریوں کے بڑھنے، اور بچوں کی بربادی کی شکل میں سامنے آتا ہے۔

معاشی استحکام صرف مرد کے لیے ضروری نہیں، عورت کے لیے بھی ضروری ہے۔ خاص طور پر آج کے دور میں جب مہنگائی، بے روزگاری، اور معاشرتی دباؤ میں اضافہ ہو رہا ہے، عورت کا مالی طور پر خودمختار ہونا نہ صرف اس کی عزتِ نفس کے لیے لازم ہے بلکہ پورے خاندان کے استحکام کے لیے بھی ضروری ہے۔ اگر بہن کو اس کا حصہ مل جائے تو وہ زندگی کے ہر موڑ پر باوقار طریقے سے جینے کی طاقت رکھتی ہے۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اسلامی وراثت کا قانون نہ صرف عدل پر مبنی ہے، بلکہ یہ خاندانی نظام کو مضبوط کرنے والا ہے۔ جب بہن کو اس کا حق دیا جائے گا، تو بھائی سے اس کا تعلق مضبوط ہوگا۔ معاشی رشتے جب انصاف پر قائم ہوتے ہیں، تو جذباتی رشتے اور زیادہ گہرے اور پائیدار ہو جاتے ہیں۔ بہن کو صرف 'جذباتی سہارے' کی نہیں، ایک 'معاشی پہچان' کی بھی ضرورت ہے۔ یہی پہچان اسے معاشرے میں باعزت بناتی ہے۔

کیا ہم نے کبھی سوچا کہ قیامت کے دن یہ بہنیں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں ہمارا دامن پکڑیں گی؟ وہ فریاد کریں گی کہ ہمارے بھائیوں نے ہمارا حق کھا لیا، ہمیں باپ کے مال سے محروم کیا، اور جہیز کے نام پر ہمیں بہلایا گیا۔ اُس دن نہ دنیاوی رسمیں کام آئیں گی، نہ کسی کا حوالہ، نہ بہانے۔ صرف عمل بولے گا اور وہ بھی ہر لفظ، ہر نیت کے ساتھ۔ ایسے میں اگر ہم نے دانستہ کسی کا حق روکا، تو اس کا انجام سخت ہوگا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ کچھ بہنیں اپنی مرضی سے وراثت کا مطالبہ نہیں کرتیں، یا بھائیوں کے سامنے خاموش ہو جاتی ہیں۔ کچھ یہ سوچتی ہیں کہ کہیں رشتہ خراب نہ ہو جائے، کچھ مجبوری یا خوف میں چپ ہو جاتی ہیں۔ مگر ایک باشعور مسلمان کے لیے یہ کافی نہیں۔ جب آپ کو معلوم ہے کہ آپ پر ایک شرعی فریضہ ہے، تو آپ کی ذمہ داری ہے کہ چاہے بہن مانگے یا نہ مانگے، آپ اس کا حصہ ادا کریں۔ وراثت کے مال پر قابض ہونا نہ صرف دنیاوی جرم ہے بلکہ شرعی لحاظ سے بھی کبیرہ گناہ ہے۔

خاندانی جھگڑوں، جائیداد کے مقدمات، عدالتوں کی قطاریں، بھائیوں کے درمیان دشمنی، اور بہنوں کی آنکھوں میں چھپا دکھ — ان سب کی جڑ میں یہی 'ناانصافی' چھپی ہے۔ جس دن ہم نے بہنوں کو ان کا شرعی حق دینا شروع کر دیا، اس دن خاندان میں امن، عورت میں خوداعتمادی، اور نکاح میں مضبوطی آ جائے گی۔ بیٹیاں صرف جہیز کی محتاج نہ رہیں گی، بلکہ اپنے قدموں پر کھڑی ہونے والی ایک معتبر شخصیت بنیں گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ علمائے کرام، مفتیانِ کرام، خطباء، اور دینی رہنما اس مسئلے کو پوری سنجیدگی سے بیان کریں۔ نکاح کے خطبوں میں صرف مہر اور جہیز کا ذکر نہ ہو، بلکہ وراثت کا حق بھی وضاحت سے بیان کیا جائے۔ مدارس اور مدارس سے باہر، خواتین کے اجتماعات میں، اور جمعہ کے خطبوں میں اس پیغام کو عام کیا جائے کہ بیٹی کو جہیز دینا کافی نہیں، اسے وارث بنانا ہی اصل عدل ہے۔ والدین کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں ہی وراثت کی شریعت کے مطابق تقسیم کا اہتمام کریں تا کہ بعد میں تنازعہ نہ ہو۔

آخری بات یہ کہ وراثت دینا صرف ایک مالی عمل نہیں بلکہ یہ عدل، محبت اور رشتوں کی حفاظت کا ضامن ہے۔ وراثت کی ادائیگی اللہ کی رضا کا راستہ ہے، اور اس کی محرومی رشتوں کے بگاڑ کی ابتدا۔ ہم دنیا میں کئی قسم کے صدقات و خیرات کرتے ہیں، مسجدیں بناتے ہیں، حج و عمرہ کرتے ہیں، مگر جس حق کا حکم اللہ نے خود دیا ہے، اگر اس میں خیانت کریں گے تو باقی نیکیاں بھی خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔ آیئے، ہم سب اس پیغام کو سنجیدگی سے لیں اور اس پر عمل کر کے دنیا میں بھی رب کو راضی کریں اور آخرت میں بھی سرخرو ہوں۔

رابطہ نمبر: 7355097779

علم و ادب کی روشن قندیل غلام علی شاہ کی ادبی خدمات

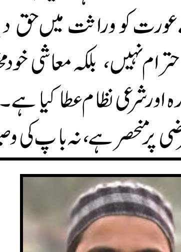

وصی اللہ قاسمی

19 دسمبر 2012 کو اردو محفل کے ایک باوقار ادبی پروگرام میں حضرت اظہار وارثی مرحوم کی یاد میں ایک خصوصی نشست منعقد ہوئی، جہاں پہلی مرتبہ غلام علی شاہ سے سامعین کی ملاقات ہوئی۔ اس نشست نے صرف ان کی علمی قابلیت ہی نہیں بلکہ ان کی شخصیت کے بے شمار پہلو بھی حاضرین کے سامنے عیاں کیے۔ چھوٹے قد، کشادہ پیشانی، گول چہرے، خوش وضع مونچھوں اور سحر انگیز آنکھوں والے غلام علی شاہ صرف ایک ادیب نہیں بلکہ ایک انجمن تھے، جو بیک وقت نثر، نظم، تنقید، افسانہ نگاری اور نظامت کے میدان میں اپنی مثال آپ تھے۔ ادبی حلقوں میں ان کا نام عزت و احترام سے لیا جاتا ہے۔ وہ اپنی گفتگو کے ذریعے محفل کو سحر میں جکڑ لینے کا ہنر رکھتے تھے۔ ان کا اندازِ تخاطب، جملوں کی ترتیب اور الفاظ کا چناؤ ایسا محسوس ہوتا جیسے الفاظ کسی منظم لشکر کی طرح قطار میں کھڑے ہیں اور غلام علی شاہ ان کو انتہائی سلیقے سے استعمال کر کے ایک منفرد ادبی کائنات خلق کر رہے ہوں۔ ان کی تحریروں میں جہاں سادگی تھی وہیں معنویت کی گہرائی بھی، اور یہی ان کی سب سے بڑی خوبی تھی۔

غلام علی شاہ کی پیدائش 2/ اکتوبر 1976 کو شہر بہرائچ کے محلہ غلام علی پورہ (بڑی تکیہ) میں ہوئی۔ ان کے والد کا نام ساجد علی شاہ تھا۔ تعلیم کا آغاز بڑی تکیہ کے پرائمری اسکول سے ہوا، پھر آزاد انٹر کالج سے ہوتے ہوئے ایم ایل کے ڈگری کالج بلرام پور سے ایم ایس سی (فزکس) کی تکمیل کی۔ وہ پیشے سے اردو مترجم تھے اور ضلعی انتظامیہ کے دفتر (ڈی ایم آفس) سے وابستہ تھے۔ غلام علی شاہ کی شخصیت اپنے اندر خوش اخلاقی، ملنساری، شائستگی اور وقار کا مجموعہ تھی۔ ان کا اندازِ گفتگو اس قدر پراثر تھا کہ سننے والا ہمہ تن گوش ہو جاتا۔ تقریر یا مقالہ ہو، وہ ہر موقع پر اپنی بات کو اس مہارت سے پیش کرتے کہ سامعین بے اختیار داد دینے پر مجبور ہو جاتے۔ اردو محفل کے اسٹیج سے ان کی پیش کردہ تحریریں ہمیشہ دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑتی تھیں۔

ان کی ادبی زندگی کا آغاز کوئی رسمی نہیں تھا، بلکہ وہ ایک طبعی رجحان کا تسلسل تھی جسے معروف ادبی شخصیت سید خالد محمود کی رہنمائی نے جلا بخشی۔ انہوں نے ادب کے تقریباً ہر شعبے میں طبع آزمائی کی، اور غزل، نظم، افسانہ، مضمون، سپاس نامہ، تبصرہ وغیرہ ہر صنف میں ان کے نقوش نمایاں رہے۔ ان کی تحریروں میں کسی بھی قسم کی پیچیدگی یا ثقالت نہیں ہوتی، بلکہ وہ سادہ زبان، عام فہم انداز، اور نرم لب و لہجہ کے ساتھ اپنے خیالات کو پیش کرتے۔ ان کی تحریریں معنوی اعتبار سے اتنی بھرپور ہوتیں کہ قاری ان میں خود کو شریک محسوس کرتا۔

اردو ادب کی کئی اصناف میں ان کی گہری دلچسپی اور مہارت کو سید خالد محمود نے ان الفاظ میں سراہا کہ ''آپ نے اردو ادب کا میدان حد درجہ زرخیز پایا اور ایک سال کے اندر کئی بہترین مقالات تحریر کیے، جنہیں اردو محفل کے اسٹیج سے پڑھ کر اپنی ادبی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔'' انہوں نے مزید کہا کہ غلام علی شاہ تحریری روایات کی پرانی اور فرسودہ قید سے نکل کر جدید اور تازہ اسلوب کے نمائندہ نظر آتے ہیں۔

یہ بات بھی اہم ہے کہ غلام علی شاہ کی نگارشات صرف خیالی تصورات تک محدود نہ تھیں، بلکہ وہ اپنے قلم کے ذریعے موجودہ سماجی، ادبی، ثقافتی اور معاشرتی حالات پر گہری نظر رکھتے تھے۔ ان کی تحریریں پڑھ کر محسوس ہوتا کہ وہ ایک صاحبِ نظر دانشور تھے، جو محض ادیب نہیں بلکہ قوم و ملت کے مزاج شناس بھی تھے۔ انہوں نے اردو ادب کو محض زبان کی حد تک نہیں بلکہ فکر و نظریہ کی سطح پر بھی تقویت دی۔ ان کے مضامین کی زبان نہایت رواں اور شگفتہ ہوتی۔ انہوں نے ہمیشہ آسان اور سادہ الفاظ میں گہری بات کہی، اور اسی وجہ سے ان کی تحریریں خاص و عام میں یکساں مقبول ہوئیں۔ ان کا اسلوب مغلق اصطلاحات اور گنجلک جملوں سے پاک ہوتا، بلکہ سادگی، شفافیت اور تاثیر ان کی بنیادی خصوصیات تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مضامین رسالہ پنجاب، پرواز ادب (دہلی)، بیسویں صدی (دہلی)، لاریب (لکھنؤ)، خرام (کانپور)، اور محفل نامہ (بہرائچ) جیسے معیاری رسائل کی زینت بنے۔

افسانہ نگاری میں بھی غلام علی شاہ کا مقام ناقابلِ فراموش ہے۔ وہ الفاظ کے چناؤ، پلاٹ کی ترتیب اور کردار نگاری میں اعلیٰ مہارت رکھتے تھے۔ ان کے افسانے سننے والوں کو ایک دنیا میں لے جاتے۔ انہوں نے آکاش وانی لکھنؤ اسٹیشن سے تقریباً درجن بھر افسانے نشر کیے، جنہیں عوام اور نقادوں دونوں نے سراہا۔ ڈاکٹر مبارک بہرائچی نے بجا طور پر کہا کہ غلام علی شاہ الفاظ کے استعمال میں ایسی مہارت رکھتے تھے کہ ان کے افسانے ایک فنی شاہکار بن جاتے۔

ادب کے طالب علم جانتے ہیں کہ اکثر اچھے نثر نگار نظم گوئی میں بھی دسترس رکھتے ہیں۔ غلام علی شاہ بھی ان میں شامل تھے۔ وہ ایک ایسے شاعر تھے جو محض قوافی کے سہارے نظم نہیں کہتے تھے بلکہ ان کی شاعری میں جذبے، فکر اور اثر کا گہرا امتزاج ملتا تھا۔ انہوں نے کئی طویل اور فکری نظمیں لکھیں، جن میں عصری مسائل اور تہذیبی زوال پر گہری نظر ملتی ہے۔ لیکن ان کی اصل شناخت نثر نگاری، اور خاص طور پر مضمون و مقالہ نویسی کے میدان میں رہی۔ انہوں نے اردو زبان کے وقار کو بلند کرنے میں جو کردار ادا کیا، وہ بہرائچ کی ادبی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ وہ ایک ایسے لکھاری تھے جن کے قلم سے نکلنے والا ہر جملہ ایک خاص معنویت رکھتا تھا، اور یہی ان کی کامیاب ادبی زندگی کی دلیل ہے۔

غلام علی شاہ جیسے افراد کسی قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ وہ علم، ادب اور تہذیب کے سفیر تھے۔ وہ نہ صرف بہرائچ بلکہ پورے اردو دنیا کے لیے فخر کا باعث تھے۔ ان کی زندگی، ان کا اسلوب، اور ان کا ادبی ورثہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک روشن مینار کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کا نام ہمیشہ ان ادیبوں میں شامل رہے گا جنہوں نے خلوص، سنجیدگی اور سادگی کے ساتھ اردو زبان کی خدمت کی اور ادب کو نئی جہتوں سے روشناس کرایا۔ غلام علی شاہ کی ادبی خدمات ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ اگر جذبۂ خدمت اور ذوقِ مطالعہ ہو تو کسی بھی فیلڈ میں رہتے ہوئے ادبی میدان میں نمایاں مقام حاصل کیا جا سکتا ہے۔ وہ اردو کے سچے عاشق اور تحریر کے درویش تھے۔ آج جب ہم اردو زبان کے زوال اور نوجوان نسل کی بے رغبتی کی بات کرتے ہیں تو غلام علی شاہ جیسے ادیب ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ ان کی زندگی سے نئی نسل یہ سیکھ سکتی ہے کہ سادگی، سنجیدگی، اخلاق، اور فکری گہرائی کے ساتھ ادب کی خدمت کس طرح کی جاتی ہے۔ ان کا قلم ہمیشہ زندہ رہے گا۔

رابطہ نمبر: 7651830565

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

جنگ رکوانے کی کوششیں!

مختلف ممالک کی جانب سے صبر و تحمل اور فائر بندی کی اپیلوں کے باوجود ایران اسرائیل جنگ تشویشناک مرحلے میں داخل ہوگئی ہے اور دونوں ایک دوسرے کی فوجی اور صنعتی تنصیبات کو میزائلوں کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ ایران نے اپنے خطرناک میزائلوں کی بارش سے اسرائیل میں جو تباہی مچائی ہے اس کے پیش نظر امریکی صدر ٹرمپ نے بھی جنگ بندی کیلئے ڈیل کرانے کا عندیہ دیا ہے۔ مگر ایسا لگتا ہے کہ اسرائیل نے ایران میں جو اہداف مقرر کر رکھے ہیں، ان کے حصول تک امریکا بھی اسے امن کی ترغیب نہیں دے سکے گا۔ امریکی صدر نے اگرچہ کہا ہے کہ وہ پاک بھارت جنگ بند کرا چکے ہیں اور اسی طرز پر اب ایران اور اسرائیل میں بھی معاہدہ کرا سکتے ہیں۔ مگر مبصرین کی رائے میں امریکا اس وقت تک اس معاملے میں مداخلت نہیں کرے گا جب تک اسرائیل خود گھٹنے نہ ٹیک دے۔ ایرانی میزائل حملوں سے بچنے کیلئے اسرائیلیوں نے اتوار کی رات بھی بنکروں میں گزاری۔ خود وزیراعظم نیتن یاہو بھی بنکر میں بند رہے جبکہ قیصریہ میں ان کا آبائی گھر ایرانی فضائی حملے میں تباہ ہو چکا ہے۔ اتوار کو روسی صدر پیوٹن سے امریکی صدر نے 50 منٹ ٹیلی فون پر بات کی، اس دوران پیوٹن نے فریقین میں ثالثی کی پیشکش کی۔ صدر ٹرمپ نے اسے قبول کرنے کا ارادہ تو ظاہر کیا ہے مگر اس سلسلے میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ مغربی اتحادی ممالک برطانیہ، جرمنی اور فرانس نے ایران کو جوہری مذاکرات کی پیشکش کی ہے جبکہ چین نے ایران اور اسرائیل کو جنگ بند کرنے اور اختلافی مسائل حل کرنے کیلئے مذاکرات کا راستہ اختیار کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ صدر ٹرمپ ایک طرف جنگ بندی کیلئے ڈیل کرانے کا عندیہ دے رہے ہیں تو دوسری طرف ایک اطلاع کے مطابق خفیہ طور پر تین سو انتہائی مہلک میزائل اسرائیل پہنچا دیے ہیں اور دوسرا جنگی سامان اس کے علاوہ ہے۔ ٹرمپ نے ایران کو دھمکی بھی دی ہے کہ اگر اس نے مشرق وسطیٰ میں امریکی اڈوں کو نشانہ بنایا تو اس کا ایسا جواب دیا جائے گا جو اس سے پہلے کسی نے نہ دیکھا ہو۔ اندرون خانہ اسرائیل بھی ایرانی حملوں کی تاب نہ لا کر کسی نہ کسی شکل میں امن کا خواہاں دکھائی دیتا ہے جبکہ ایران کی جانب سے قبرص، عمان اور قطر سے رابطوں کی اطلاعات ہیں، تا کہ وہ واشنگٹن سے ثالثی کی راہ ہموار کریں۔

ایسے وقت میں جب ایران اور اسرائیل کے اہم شہر اور فوجی، جوہری اور صنعتی تنصیبات ایک دوسرے کے میزائلوں کی زد میں ہیں، یہ انکشاف ایرانی انٹیلی جنس کی ناکامی پر دلالت کرتا ہے کہ اسرائیل نے جنگ شروع کرنے سے بہت پہلے اپنے جاسوسوں کا گروہ اور فوجی ساز و سامان خفیہ طور پر ایران پہنچا دیا تھا، جس کی مدد سے ایک خفیہ اڈہ بنایا گیا جس میں اسرائیلی ڈرون تیار کیے جانے لگے۔ یہی وہ ڈرون تھے جنھوں نے جنگ کی ابتدا میں ایران کی فوجی قیادت اور ایٹمی سائنسدانوں کو شہید کیا اور جنگ کا پانسہ اسرائیل کے حق میں پلٹنے میں مدد دی۔ مبینہ طور پر یہ نیتن یاہو اور ڈونلڈ ٹرمپ کا مشترکہ منصوبہ تھا، جس کی ایرانی انٹیلی جنس کو خبر تک نہ ہوئی۔ امریکی سی آئی اے کے ایک سابق افسر نے گیارہ سال پہلے پیشن گوئی کر دی تھی کہ نیتن یاہو ایران پر حملے کی تیاری کر رہا ہے، جس میں وہ شیطانی چالبازی سے امریکا کو بھی حملے میں شریک کر لے گا۔ اس وقت جو بظاہر صورتحال نظر آ رہی ہے وہ اس پیشن گوئی کے عین مطابق ہے۔ اسرائیل خدانخواستہ اپنے منصوبے میں کامیاب ہو گیا تو دنیا کی دوسری بڑی قوتیں اور اسلامی ممالک بھی اس کے اثرات سے بچ نہیں پائیں گے، چوتھی عالمی جنگ ناگزیر ہو جائے گی جو عالم انسانیت کی تباہی کیلئے شاید آخری جنگ ثابت ہو۔ خدا، ایسی جنگ رکوانے کی کوششوں میں کامیابی دلائے!

ڈاکٹر بشر مسولوی کے مجموعہ کلام 'بہارِ سخن' کی رسم اجراء اور بزم عزیز کا طرحی مشاعرہ

بارہ بنکی۔(پریس ریلیز) شہر بارہ بنکی کے محلّہ نبی گنج (اکبر نگر) میں اردو ادب سے وابستہ دو یادگار تقریبات کا انعقاد کیا گیا جنہوں نے اہلِ ذوق کو ایک ساتھ دو ادبی خوشبوئیں عطا کیں۔ پہلی تقریب میں بزرگ شاعر ڈاکٹر بشر مسولوی کے پہلے شعری مجموعے بہارِ سخن کا باوقار رسمِ اجرا عمل میں آیا، جب کہ دوسری نشست میں بزمِ عزیز کا ماہانہ طرحی مشاعرہ نہایت شایانِ شان طریقے سے منعقد ہوا۔ کتاب کی رونمائی کے موقع پر صدارت ڈاکٹر انور حسین خان (نیورا) نے کی، جنہوں نے بشر مسولوی کی شاعری کو فکری گیرائی، لطافت اور مشاہدے کی صداقت سے بھرپور قرار دیا۔ مقالہ نگاروں میں شامل ڈاکٹر ایس ایم حیدر، اختر جمال عثمانی اور صغیر نوری نے بھی اپنے دلنشیں انداز میں شاعری کی فنی خوبیاں اور اسلوبی انفرادیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ میزبان کی جانب سے تمام معزز مہمانوں کا استقبال چادر اڑھا کر اور گل پوشی کر کے کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز حافظ فرید ثکیت گنجوی کی تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جبکہ نظامت کے فرائض ھزیل لعل پوری نے بخوبی انجام دیے۔ شہر و اطراف کے ممتاز شعراء، اہلِ قلم اور ادب دوست شخصیات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اسی شام منعقد ہونے والے بزمِ عزیز کے ماہانہ طرحی مشاعرے میں منتخب شعرا کے کلام نے محفل کو جاذبِ نظر اور فکر انگیز بنا دیا۔ پیش ہیں کچھ منتخب اشعار:

پی رہا ہے زہر وہ الزام کا
مستحق جو شخص تھا انعام کا
ضمیر فیضی رام نگری

ہے بہت قسمت سے مل جائے اگر
ایک قطرہ معرفت کے جام کا
نصیر انصاری

دیکھو اخبار و رسائل تم کبھی
نام کتنا ہے ترے بدنام کا
ذکی طارق بارہ بنکوی

زندگی کا ہر نفس ہے جستجو
وقت ملتا ہی نہیں آرام کا
خوشتر رحمانی

داستاں میں اک زلیخا بھی تو ہو
ورنہ میرا حسن پھر کس کام کا
ڈاکٹر اخلاق ہرگامی

ڈوبتے سورج کو دیکھو غور سے
کہہ رہا ہے کچھ یہ منظر شام کا
بشر ہرگامی

سامنے منزل ہے، تھوڑا اور چل
آنے والا وقت ہے آرام کا
الیاس چشتی

مے بھی ہے، ساقی بھی ہے، موسم بھی ہے
لطف کچھ تو لیجیے اس شام کا
راہی صدیقی

جب صداقت کی طرف بڑھ ہی گئے
غم کریں اب کس لیے انجام کا
ڈاکٹر ریحان علوی

ظالموں کے ظلم پر خاموش ہے
حال دیکھو عالمِ اسلام کا
ھزیل لعل پوری

ذکر جب ہوتا ہے اُس کے نام کا
دل مچل جاتا ہے خاص و عام کا
نفیس بارہ بنکوی

دل کو جب سے لگ گیا آزارِ عشق
کوئی پل ملتا نہیں آرام کا
بشر مسولوی

اُن کی آنکھوں کا چھڑا ہے تذکرہ
تذکرہ کیسا کسی اور جام کا
ماسٹر عرفان

لوگ اب مطلب سے ملتے ہیں یہاں
دوستانہ رہ گیا ہے نام کا
سرور کنتوری

زندگی نے سب جڑیں ہی کاٹ دیں
وقت آیا جب مرے آرام کا
دانش رامپوری

بال بچوں کا سوا ماں باپ کے
کون رکھتا ہے خیال آرام کا
شعیب کوثر

جان جانی ہے تو جائے، غم نہیں
ہوں میں شیدائی اسی گلفام کا
ماسٹر علیم ردولوی

اب ترا چہرہ ہے میرے روبرو
آئینہ اب ہے مرے کس کام کا
فضل عثمانی

اس کے علاوہ صغیر نوری، حافظ اثر سیدن پوری، عمران علی آبادی، عاشق رائے بریلوی، مجیب ردولوی، نظر مسولوی، مقصود پیامی، نازش بارہ بنکوی، شاد بڑیلوی، مسٹر امیٹھوی، مطیع اللہ حسینی، شمس زکریاوی، طالب اعلیٰ پوری، کیف بڑیلوی، صبا جہانگیر آبادی اور طفیل زید پوری نے بھی اپنا طرحی کلام پیش کیا۔ یہ دونوں تقریبات بارہ بنکی کے علمی و شعری منظرنامے کو نئی تازگی عطا کرتے ہوئے ایک یادگار ادبی تجربہ ثابت ہوئیں۔

آئی اے ایس بنوانے کے نام پر لاکھوں کی ٹھگی، کوتوالی شہر میں مقدمہ درج

سلطانپور (نامہ نگار): آئی اے ایس بنوانے کے نام پر ایک وکیل نے اپنے لڑکے اور ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایک شخص سے تقریباً اڑتیس لاکھ روپئے اینٹھ لئے۔ متاثرہ شخص نے پولیس میں شکایت کی لیکن کوئی کارروائی نہ ہونے پر پولیس کپتان کنور انوپم سنگھ سے ملاقات کی پولیس کپتان کی ایما پر کوتوالی شہر میں وکیل اسکے بیٹے اور ساتھیوں سمیت سات افراد پر مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ کوتوالی شہر کی لچھمن پور چوکی کے تحت رہنے والے پرانجل ترپاٹھی نے بتایا کہ انھوں نے 2022 میں یو پی ایس سی کا ابتدائی امتحان دیا تھا اس دوران اسکی ملاقات کوڑے بھار تھانے کے تحت موضع پیری سائیں ناتھ پور کے رہنے والے ایڈوکیٹ بجرنگ دویدی کے لڑکے پرنو دویدی سے ہوئی اور وہ انکے گھر آنے جانے لگا اور گھر والوں کو اعتماد میں لے لیا۔ پرنو نے دعویٰ کیا کہ اسکے کئی مرکزی وزرا سے تعلق ہیں اور کئی لوگوں کو وہ آئی اے ایس بنوا چکا ہے، پرنو نے 18 جنوری 2023 کو پرانجل کی تصویر لگا یو پی ایس سی مینس اور انٹرویو کا ایڈمیٹ کارڈ دیا۔ نیز الگ الگ بینک کھاتوں میں پرانجل سے تقریباً اڑتیس لاکھ روپئے وصول لئے۔ پرنو نے ہندوستانی گورمنٹ کی مہر لگا فرضی جوائننگ لیٹر بھی پرانجل کو دے دیا لیکن تقرری نہ کرا سکا۔ پرنو نے ایک فرضی ایگری منٹ بنوا کر پیسے واپس نہ کرنے کی دھمکی بھی دی۔ متاثرہ شخص پرانجل نے پولیس کپتان کو سبھی موبائل چیٹ کا اسکرین شاٹ اور کال ریکارڈنگ نیز بینک اسٹیٹ منٹ بھی پیش کیا جس پر پولیس کپتان نے پرنو دویدی، بجرنگ دویدی، منیش دویدی، آشیش دویدی، راج مشرا، شریانش اگر ہری اور دیپک پٹیل کے خلاف جال سازی اور دھوکہ دھڑی کا مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا جس پر کوتوالی شہر میں مذکورہ ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ اڈیشنل ایس پی اکھنڈ پرتاپ سنگھ نے بتایا کہ آئی اے ایس بنوانے کے نام پر اڑتیس لاکھ کی ٹھگی کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور پولیس تحقیقات کر رہی ہے ثبوتوں کی بنیاد پر کارروائی کی جائیگی۔

منڈل بلاکس اور پنچایتوں کے درمیان مضبوط کڑی ثابت ہوں گے: اویناش پانڈے

منطقائی صدور کی تقرری سے تنظیم مضبوط ہوگی: اجے رائے

لکھنؤ (پریس ریلیز)

احمد آباد اجلاس میں متفقہ طور پر منظور کی گئی قرارداد کے نتیجے میں انڈین نیشنل کانگریس نے تنظیم سازی مہم کے تحت تنظیم کے ڈھانچے میں ایک نئی اکائی 'منڈل' کو شامل کیا ہے۔ آج، اتر پردیش کانگریس کی تنظیم سازی میٹنگ کے پانچویں دن، ریاستی انچارج جناب اویناش پانڈے جی نے منڈل یونٹوں کی تشکیل پر خصوصی زور دیا۔ 2026 پنچایت اور 2027 کے اسمبلی انتخابات کی تیاریوں کے پیش نظر، اتر پردیش کے قومی جنرل سکریٹری انچارج شری اویناش پانڈے جی نے تنظیم میں منڈل صدور کی تقرری کو بلاک اور نیا پنچایت تنظیموں کے درمیان ایک کڑی قرار دیتے ہوئے کہا کہ منڈل صدور کی تقرری ایک اہم پہلو ہے، جس کے ذریعے کانگریس پارٹی کو منظم کرنے کی مہم کے بعد پارٹی قیادت کی تشکیل پر خصوصی مہم چلائی جا رہی ہے۔ ترجمان پونیت پاٹھک نے کہا کہ تنظیم سازی مہم کے تحت آج پانچویں دن اودھ زون کے تحت آنے والے اضلاع (لکھنؤ، اناؤ، بہرائچ، بارہ بنکی، بلرام پور، شراوستی، گونڈہ، سیتاپور، لکھیم پور کھیری، ہردوئی، رائے بریلی) کا جائزہ اجلاس منعقد ہوا۔ جائزہ میٹنگ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری/انچارج اتر پردیش اویناش پانڈے، ریاستی کانگریس صدر - سابق وزیر اجے رائے اور لیڈر آف لیجسلیچر محترمہ آرادھنا مشرا مونا، نیشنل سکریٹری/کوانچارج دھیرج گرجر نے کوآرڈینیٹروں اور ضلع صدروں کے ساتھ تنظیم سازی کی صورتحال کا جائزہ لیا اور ضلعی تنظیم سازی کے لیے مقرر کردہ ضروری ہدایات اور ضلعی صدروں کو دیے۔ ریاستی کانگریس صدر اجے رائے نے کہا کہ منڈل صدور کی تقرری سے تنظیم مضبوط ہوگی۔ احمد آباد کنونشن میں لیا گیا یہ فیصلہ تنظیم کے مفاد میں ہوگا اور نئے لوگوں کو پارٹی، تنظیم اور نظریہ سے جڑنے کا موقع فراہم کرے گا، جس سے آئندہ پنچایتی اور اسمبلی انتخابات میں پارٹی کو نئی توانائی ملے گی۔ میٹنگ میں اودھ زون کے ہر ضلع کے مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا اور سلگتے ہوئے مسائل کو نمایاں طور پر اٹھانے پر زور دیا گیا۔ میٹنگ میں ریاستی نائب صدر دنیش سنگھ، ریاستی جنرل سکریٹری انل یادو، سنجے ڈکشٹ اور کوآرڈینیٹر اور عہدیدار موجود تھے۔

ایک نوجوان پر نامعلوم بدمعاشوں نے کیا حملہ

سلطانپور (نامہ نگار): کادی پور کوتوالی کے تحت ایک نوجوان رنجیت نشاد پر چار بدمعاشوں رام تیرتھ، دھیرج نشاد، رتنیش شکلا اور دلسنگار سنگھ نے اس وقت فائر کر دیا جب وہ گھر سے تقریباً تین سو میٹر کے فاصلے پر تھا۔ فائرنگ میں نوجوان کے پیر میں گولی لگی پولیس نے اسے سی ایچ سی کادی پور میں داخل کرایا ابتدائی طبی امداد کے بعد اسے ضلع اسپتال بھیج دیا گیا جہاں اسکی حالت بہتر اور خطرے سے باہر ہے۔ اس واقعہ کے بعد علاقہ میں تناؤ کو دیکھتے ہوئے سی او کادی پور ونے گوتم اور کوتوالی کادی پور و کوتوالی چاندہ کی پولیس موقع پر تعینات ہے۔ سی او ونے گوتم نے بتایا کہ ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کرتے ہوئے رتنیش شکلا کو گرفتار کر لیا گیا ہے باقی تین ملزمان کی تلاش جاری ہے، پولیس کو کچھ اہم سراغ بھی ہاتھ آئے ہیں جسکی بنیاد پر اس واردات کی تہہ تک پہونچنے میں آسانی ہوگی موقع پر امن و امان بحال ہے۔

ادب کلچر ویلفیئر سوسائٹی کے زیرِ اہتمام مفت طبی کیمپ

مدرسہ دارالعلوم رشیدیہ میں فری کیمپ میں 350 مریضوں کی جانچ کر مفت دوائیاں تقسیم کی گئیں

بسواں، سیتاپور (پریس ریلیز): ادب کلچر ویلفیئر سوسائٹی کی جانب سے مدرسہ دارالعلوم رشیدیہ کیونٹی عبداللہ میں ایک مفت طبی کیمپ کا انعقاد کیا گیا، کیمپ میں شوگر، خون، بلڈ پریشر وغیرہ کی مفت جانچ کی گئی اور تقریباً ساڑھے تین سو مریضوں کو مفت دوائیاں تقسیم کی گئیں۔ کیمپ کا افتتاح ایم ایل اے نرمل ورما نے فیتہ کاٹ کر کیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی سمیہ رانا صدر پیپل چھاؤں فاؤنڈیشن نے کہا کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ معاشرے میں صحت کے حوالے سے بھی بیداری لانا ضروری ہے چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہر شعبے میں آگے بڑھنے کے لیے انسان کا صحت مند ہونا ضروری ہے۔

اس موقع پر انہوں نے ڈاکٹر فیصل خان اور ان کی پوری ٹیم کی خدمات کو سراہتے ہوئے مفت طبی کیمپ کے لیے مبارکباد پیش کی سمیہ رانا نے خواتین کو سیاست اور سماج کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ داری پر زور دیا اور اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے ساتھ اعلیٰ تعلیم کے حصول پر زور دیا۔

سینئر صحافی سراج احمد اور سماجی کارکن محمد سعد بھی موجود تھے۔ پروگرام میں ممتاز سماجی کارکن اور معززین جیسے جنید، عمیر، حاجی امیر، ریاض، مشیر، کفیل، درشن، نیک عالم اور وکیل بھی موجود تھے۔ یونائیٹ ہسپتال کے میڈیکل کیمپ کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر فیصل نے ہیلتھ سروسز کے کامیاب آپریشن میں اہم کردار ادا کیا۔ کیمپ کو کامیاب بنانے میں مدرسہ کے منیجر محمد نسیم، حافظ ارشاد اور حافظ آصف نے بھی تعاون کیا۔ ہاشمی انٹرنیشنل ٹور اینڈ ٹریول کے ڈائریکٹر سعید ہاشمی نے مہمان ذی وقار کی حیثیت سے شرکت کی۔ آخر میں کیمپ کنوینر مولانا فہیم جامع نے تمام مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

ایران جنگ دو ہفتوں میں مکمل ہونے کی توقع، مگر میزائل حملے مکمل رکنا مشکل: اسرائیلی میڈیا

تل ابیب (ایجنسی):

اسرائیلی اخبار "یسرائیل ہیوم" نے انکشاف کیا ہے کہ فوجی قیادت کے اندازوں کے مطابق ایران کے خلاف جاری جنگ آئندہ 5 سے 10 دن یا زیادہ سے زیادہ دو ہفتوں میں مکمل ہوسکتی ہے، تاہم اس دوران میزائل حملوں کا مکمل خاتمہ ممکن نظر نہیں آتا، چاہے میزائل داغنے کے کئی مقامات تباہ بھی کر دیے گئے ہوں۔ فوجی ذرائع کے مطابق میزائلوں کو فضا میں تباہ کرنے کی کامیابی کی شرح 80 سے 90 فیصد کے درمیان ہے۔ اخبار کا کہنا ہے کہ اسرائیلی فوج اس قلیل مدت میں اپنی جنگی حکمت عملی کو مکمل کرنے کی جانب تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس حکمت عملی کا بنیادی مقصد ایران کے جوہری پروگرام اور بیلسٹک میزائلوں کے ذریعے اسرائیل کو لاحق وجودی خطرے کا خاتمہ ہے۔

اسرائیلی فوج کے سینئر افسران نے اخبار کو بتایا کہ موجودہ آپریشن توقع سے کہیں زیادہ تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے اور یہ مشرقِ وسطیٰ میں ایک غیر معمولی اسٹریٹیجک تبدیلی کی بنیاد رکھ سکتا ہے۔ اخبار نے فوجی ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ اگرچہ ایران میں متعدد راکٹ لانچنگ پلیٹ فارمز کو نشانہ بنایا گیا ہے تاہم ایران کے پاس اب بھی ایسی صلاحیت موجود ہے جو اسرائیل پر بھاری راکٹ حملے جاری رکھنے کے قابل بناتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسرائیل کی داخلی محاذ کو جنگ کے خاتمے تک سنگین حملوں کا سامنا رہے گا۔ فوجی ذرائع نے واضح کیا کہ فضائی دفاعی نظام تمام راکٹوں کو مکمل طور پر روکنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اسرائیلی فوجی ریڈیو کی رپورٹ کے مطابق بھی راکٹوں کو مار گرانے کی کامیابی کا تناسب 80 سے 90 فیصد کے درمیان ہے۔ اخبار کے مطابق موجودہ عسکری تخمینے بتاتے ہیں کہ تقریباً 5 سے 10 فیصد راکٹ اسرائیلی دفاعی نظام سے بچ نکلتے ہیں، چاہے جدید ترین کثیر سطحی نظام اور "آئرن ڈوم" جیسے دفاعی سسٹم استعمال کیے جا رہے ہوں۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایرانی حملوں کے نتیجے میں اب تک 24 افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جو کہ ایک جانب جانی نقصان ہے، مگر دوسری طرف جنگ سے قبل وزارتی کونسل کو پیش کی گئی رپورٹوں میں سینکڑوں ہلاکتوں کی پیش گوئی کی گئی تھی۔ ان کے مقابلے میں یہ ہلاکتیں کم تصور کی جا رہی ہیں۔

ایران میں حکومت کی تبدیلی: میکرون کو انتشار کا خدشہ جبکہ ٹرمپ کا دھمکیوں میں اضافہ

پیرس (ایجنسی):

فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون نے منگل کے روز امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ ایران کے معاملے پر اپنے اختلافات پر زور دیا جس میں وہ بظاہر تہران کے خلاف سخت فوجی کارروائی کی مخالفت کرتے ہیں جو حکومت کی تبدیلی اور ایران اور خطے کو انتشار کا شکار کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ میکرون نے پیر کو صحافیوں کو بتایا کہ ٹرمپ نے اسرائیل اور ایران کے درمیان جنگ بندی کو یقینی بنانے کی کوشش کے لیے جی سیون اجلاس چھوڑا۔ جب ایکس پر ٹرمپ نے کہا کہ میکرون کو غلط فہمی ہوئی اور ان کی روانگی کا جنگ بندی کو یقینی بنانے سے کوئی تعلق نہیں تھا تو منگل کی صبح انہوں نے یہ بات سختی سے مسترد کر دی۔

جیسا کہ اسرائیل اور ایران کی فضائی جنگ پانچویں دن تک جا پہنچی تو منگل کی صبح سے ٹرمپ نے ایران سے "غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے" کا مطالبہ کرتے ہوئے جنگی بیانات میں اضافہ اور اس بات سے خبردار کیا ہے کہ امریکہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ اس نے ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے روکنے کے لیے کارروائی شروع کی تھی جبکہ تہران نے بارہا اس بات کی تردید کی ہے۔ میکرون نے کہا، لگتا ہے کہ پیر کو کینیڈا میں جی سیون رہنماؤں سے ملنے کے بعد ٹرمپ نے اپنی رائے تبدیل کر لی ہے۔ میکرون نے دعویٰ کیا تھا کہ ٹرمپ نے انہیں بتایا کہ وہ جنگ بندی پر زور دے رہے ہیں۔

میکرون نے کہا، "ہم نہیں چاہتے کہ ایران جوہری ہتھیار حاصل کرے۔ لیکن سب سے بڑی غلطی یہ ہوگی کہ حکومت کو تبدیل کرنے کے لیے فوجی حملوں کا استعمال کیا جائے کیونکہ یہ افراتفری کا باعث بنیں گے اور ہماری ذمہ داری ہے کہ جلد از جلد بات چیت دوبارہ شروع کی جائے تاکہ جوہری اور بیلسٹک میزائل کے معاملے پر دوبارہ کوئی راستہ طے کیا جاسکے۔"

میکرون نے کہا، ایران کے جوہری پروگرام کو دوبارہ بین الاقوامی نگرانی میں لانا اور اس کے بیلسٹک میزائل ہتھیاروں کو کم کرنا ہوگا لیکن انہوں نے توانائی کے بنیادی ڈھانچے، شہریوں اور فوجی مقامات پر حملوں کی واضح طور پر مخالفت کی جو حکومت کی تبدیلی کا باعث بن سکتے ہیں۔

اسرائیل کے وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے کہا، ایران کے راہنمائے اعلیٰ علی خامنہ ای کا انجام عراق کے سابق صدر صدام حسین کی طرح کا ہوسکتا ہے جنہیں امریکہ کے زیرِ قیادت حملے میں معزول کر دیا گیا اور 2006 میں ایک مقدمے کے بعد پھانسی دی گئی تھی۔

میکرون نے کہا، "کسی کو لگتا ہے کہ 2003 میں عراق میں جو ہوا، وہ درست تھا؟ کسی کو لگتا ہے کہ لیبیا میں اگلی عشرے میں جو ہوا، وہ درست تھا؟ نہیں! میں خطے، عراق، لبنان اور دیگر مقامات پر اپنے دوستوں کے بارے میں بھی سوچ رہا ہوں۔ ہمیں ہر اس چیز کو کم کرنے میں ان کی مدد کرنی چاہیے جو درحقیقت ان کی سلامتی کے لیے خطرہ ہے لیکن انہیں افراتفری کی نہیں، کسی اور چیز کی ضرورت ہے۔" میکرون کے تبصرے جرمن چانسلر فریڈرک مرز کے بھی بالکل برعکس تھے جن کا خیال تھا کہ اسرائیل اپنے مغربی اتحادیوں کے لیے "خراب کام" کر رہا ہے لیکن امریکی حمایت کے بغیر ناکام ہوسکتا ہے۔

گوداوری کے پانی پر آندھرائی قائدین کے تبصرے قابل مذمت: کے کویتا

حیدرآباد (پریس ریلیز):

صدر تلنگانہ جاگروتی و رکن قانون ساز کونسل کلوا کنٹلہ کویتا نے بی سی بل، ریاستی حکومت کی ناکامیوں اور آندھرا کے وزراء کے تلنگانہ مخالف بیانات پر شدید ردعمل کا اظہار کیا۔ وہ آج پریس کانفرنس سے خطاب کر رہی تھیں۔ کویتا نے کہا کہ اگر پسماندہ طبقات کو 42 فیصد تحفظات دیئے بغیر انتخابات کا اعلان کیا گیا تو ہر گاؤں، ہر پنچایت، ہر وارڈ میں سینکڑوں نامزدگیاں داخل کروائی جائیں گی اور یہ احتجاج ایک بڑی عوامی تحریک کی شکل اختیار کرے گا۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی پر تنقید کی اور کہا کہ وہ دہلی کے سب سے زیادہ دورہ کرنے والے وزیر اعلیٰ کے طور پر گنیز بک ورلڈ ریکارڈ کے حق دار ہیں، ریونت ریڈی نے ایک بار بھی وزیر اعظم سے بی سی بل پر بات نہیں کی۔ کویتا نے کہا کہ ریونت ریڈی بی سی بل پر سنجیدہ نہیں ہیں اور بی جے پی کی "تلنگانہ وکاس یاترا" محض ایک تماشہ ہے۔ جب تک بی جے پی بی سی بل کی حمایت نہیں کرتی، عوام ان کی یاتراؤں پر بھروسہ نہیں کریں گے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ 17 جولائی کو بی سی تحفظات کے حق میں ریاست گیر "ریل روکو" احتجاج منظم کیا جائے گا اور عوام سے اپیل کی کہ وہ 16، 17 اور 18 جولائی کے اپنے سفری پروگرامس مؤخر کر دیں۔ مختلف بی سی، ایس سی اور ایس ٹی تنظیمیں بھی اس احتجاج کی حمایت کر رہی ہیں۔ گوداوری کے پانی پر آندھرا پردیش کے وزیر این راما نائیڈو کے بیانات پر تبصرہ کرتے ہوئے کویتا نے کہا کہ گوداوری کے پانی کو ضائع ہونے سے بچاتے ہوئے اسے تلنگانہ کے کھیتوں تک پہنچانا سابق وزیر اعلیٰ کے سی آر کا ویژن رہا۔ کے سی آر نے تپالا کلگوڑم کو ندیوں کے سنگم کی مرکزی جگہ بنانے کی تجویز پیش کی تھی تاکہ چند اضلاع کو وافر مقدار میں پانی فراہم کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ چندرا بابو نے پہلے بھی تلنگانہ کے پراجیکٹس کی مخالفت کرتے ہوئے سپریم کورٹ میں مقدمے درج کروائے تھے جبکہ ریونت ریڈی ان سے ساز باز کر کے ریاست سے غداری کر رہے ہیں۔ ریونت ریڈی بنکچرلہ پراجیکٹ پر خاموش ہیں، جبکہ آندھرا کی حکومت نے اس پراجیکٹ پر پی ایف آر مرکز کو پیش کیا ہے۔

بولا پلی میں مجوزہ 150 ٹی ایم سی کے ذخیرے آب سے نلہ ملہ کے جنگلات کو شدید خطرہ لاحق ہے، جس کے خلاف تلنگانہ جاگروتی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے گی۔ کویتا نے ریونت ریڈی کو چیلنج کیا اور کہا کہ اگر وہ خود کو "نلہ ملہ کا شیر" کہتے ہیں تو وہ اس پراجیکٹ کو رکوا کر دکھائیں۔ کویتا نے کہا کہ ریونت ریڈی فوری طور پر مرکز سے اپیکس کونسل کا اجلاس طلب کرنے کا مطالبہ کریں۔ صرف خطوط لکھنے سے پراجیکٹس نہیں رکیں گے، حکومت کو دہلی میں مضبوط موقف اپنانا ہوگا۔ آخر میں کویتا نے حالیہ انکاؤنٹر میں ہلاک گاجرلا روی کی موت پر افسوس کا اظہار کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ "آپریشن کگار" کو روکے اور ماؤ نوازوں سے بات چیت کرے تاکہ خونریزی کا خاتمہ ہوسکے۔

آسمانی بجلی گرنے سے تین لوگوں کی موت، ایک زخمی

بھنڈ، (یو این آئی) مدھیہ پردیش میں ضلع بھینڈ کے مختلف علاقوں میں شدید بارش کے دوران آسمانی بجلی گرنے سے تین لوگوں کی موت ہوگئی۔ بجلی گرنے سے ایک شخص جھلس گیا، جسے گوالیار ریفر کیا گیا ہے۔ پولس ذرائع کے مطابق لہار ڈویژن کے اندورکھی گاؤں میں کل دیر شام تین کسان کھیت میں کام کر رہے تھے۔ بارش شروع ہوئی تو وہ درخت کے نیچے کھڑے ہوگئے۔ اس دوران بجلی گرنے سے دو لوگوں ودیارام باگھم (50)، عاشق خان (18) کی موت ہوگئی، جبکہ سیورام باگھم (50) جھلس گئے، جنہیں گوالیار ریفر کر دیا گیا ہے۔ بتایا گیا کہ کسان ٹریکٹر سے کھیت میں ہل جوت رہے تھے۔

وارانسی میں 'چچیا کی دکان' اور 'پہلوان لسّی' سمیت 35 سے زیادہ دکانوں پر چلا بلڈوزر

وارانسی (ایجنسی):

اتر پردیش میں وارانسی کے لنکا چوراہے پر منگل کی دیر شب لوگوں کی زبردست بھیڑ جمع تھی۔ وجہ تھی درجنوں دکانوں پر ہونے والی بلڈوزر کارروائی۔ اس بلڈوزر ایکشن نے عالمی شہرت یافتہ 'چچیا کی دکان' اور 'پہلوان لسّی' سمیت 35 سے زیادہ دکانوں کو زمین دوز کر دیا۔ بھکاری پور تراہا سے لنکا چوراہا ہوتے ہوئے وجیا مال بھیلوپور تک 4 لائن کی سڑک بنانے کے مقصد سے وی ڈی اے (وارانسی ڈیولپمنٹ اتھارٹی) اور محکمہ تعمیرات عامہ (پی ڈبلیو ڈی) نے لنکا پولیس کی موجودگی میں یہ کارروائی کی۔

سبھی دکانداروں کو بلڈوزر کارروائی سے متعلق جانکاری پہلے ہی دے دی گئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ منگل (17 جون) کے روز بیشتر دکانداروں نے خود سے دکانیں خالی کر دی تھیں۔ اس میں چچیا کی کچوڑی و جلیبی کی مشہور دکان بھی تھی۔ چچیا کی موت کے بعد ان کے ہی نام پر پوسٹر لگا کر ان کا بیٹا دکان چلاتا تھا۔ 'چچیا کی دکان' بی ایچ یو (بنارس ہندو یونیورسٹی) کے پرانے طلبا کی یادوں سے جڑا ہوا تھا۔ بی ایچ یو سے فارغ طلبا جب بھی ملک و بیرون ملک سے یہاں آتے تو چچیا کی کچوڑی اور جلیبی کے ساتھ ان کی پیار بھری گالی ضرور کھاتے تھے۔

'پہلوان لسّی' کی دکان بھی کم مشہور نہیں تھی۔ سیاسی لیڈران و فلمی اداکار یہاں سے گزرتے ہوئے لسّی ضرور پیتے تھے۔ یہاں ہمیشہ لوگوں کی بھیڑ دیکھنے کو ملتی تھی، لیکن اب یہ دکان تاریخ کا حصہ بن گئی۔ پرانی دکانوں پر جب بلڈوزر چل رہا تھا تو پہلوان لسّی والے دکاندار انتہائی جذباتی ہو گئے۔ وہ بلڈوزر کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔ انھیں تھانہ انچارج انسپکٹر شیوا کانت مشر اور مقامی لوگوں نے سمجھا کر وہاں سے ہٹایا۔

"لوہیانامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کر لیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مواد کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کر سکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیانامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیانامہ)

روزنامہ لوہیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

جی ای ایم پر یوپی بنی سرفہرست، مرکز نے یوپی ماڈل کی تعریف کی

اتر پردیش نے قائدانہ صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے: پیوش گوئل

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش حکومت نے ایک بار پھر ڈیجیٹل اور شفاف انتظامیہ میں اپنا اہم کردار ثابت کیا ہے۔ اتر پردیش نے گورنمنٹ ای-مارکیٹ پلیس (جی ای ایم) کے ذریعے خریداری میں غیر معمولی کارکردگی دکھائی ہے۔ اس کارکردگی کو مرکزی حکومت سے بھی سراہا گیا ہے۔ مرکزی وزیر تجارت اور صنعت پیوش گوئل نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو ایک خط لکھا ہے اور جی ای ایم کے ذریعے ریاست کی فعال شراکت اور شراکت کی کھل کر تعریف کی ہے۔ انہوں نے یوگی حکومت کی اس کوشش کو دیگر ریاستوں کے لیے بھی ایک مثالی نمونہ قرار دیا۔ خط کے ساتھ، پیوش گوئل نے جی ای ایم پر 5 سالوں میں اتر پردیش حکومت کی طرف سے کی گئی خریداریوں کا ڈیٹا بھی دیا ہے، جس کے مطابق ریاستی حکومت نے 2020-21 سے 2024-25 کے دوران کل 65,227 کروڑ روپے سے زیادہ کی خریداری کی ہے۔

مرکزی وزیر پیوش گوئل کی طرف سے سی ایم یوگی کو لکھے گئے خط میں کہا گیا ہے کہ مالی سال 2024-25 میں 5.43 لاکھ کروڑ روپے کے 72 لاکھ سے زیادہ خریداری کے آرڈر مکمل کیے گئے، جو کہ ملک کے پبلک پروکیورمنٹ سسٹم کے لیے ایک نیا ریکارڈ ہے۔ جی ای ایم کے آغاز سے لے کر، 2.9 کروڑ سے زیادہ آرڈرز کے ذریعے 14؟ لاکھ کروڑ سے زیادہ کی خریداری کی گئی ہے۔ اس میں اتر پردیش حکومت کا تعاون بہت اہم رہا ہے۔ GeM پر اب تک 11,000 سے زیادہ پروڈکٹ کیٹیگریز اور 330 سے ؟؟ زیادہ سروس کیٹیگریز کو آن بورڈ کیا جا چکا ہے۔ پچھلے پانچ مالی سالوں میں اس نظام کے تحت اتر پردیش کے خریداروں کی طرف سے کی گئی خریداری ریاست کی تکنیکی مہارت، شفافیت اور پالیسی کی مضبوطی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

انہوں نے مزید لکھا، اتر پردیش حکومت نے 26 نومبر 2024 کو ایک جامع حکومتی حکم نامہ جاری کیا، جس نے ریاست کے خریداری کے قواعد کو جنرل مالیاتی قواعد (GFR) 2017 اور GeM کے جنرل شرائط وضوابط (GTC) کے ساتھ مکمل طور پر ہم آہنگ کیا۔ اس آرڈر نے خریداری سے متعلق مختلف اطلاعات کو مربوط کیا اور ایک مکمل فریم ورک فراہم کیا، اس طرح خریداری کے عمل کو آسان بنایا اور GeM کو 100% اپنانے کی راہ ہموار کی۔ اس اقدام سے نہ صرف انتظامی بوجھ کم ہوا بلکہ شفافیت، کارکردگی اور جامعیت کو بھی فروغ ملا۔

مرکزی وزیر پیوش گوئل نے اپنے خط میں کہا کہ اتر پردیش کی یہ پہل ڈیجیٹل انڈیا کے تصور کو عملی جامہ پہنانے کی زندہ مثال ہے۔ صرف اس صورت میں جب تکنیکی نقطہ نظر اور جامعیت کو عملدرآمد کے ساتھ ملایا جائے، ہم ایسے کارنامے حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اتر پردیش کی یہ کوشش دیگر ریاستوں کے لیے تحریک کا ذریعہ بنے گی، جس سے پورے ملک میں جی ای ایم کو تیزی سے اپنایا جائے گا۔ پیوش گوئل نے یہ بھی واضح کیا کہ جی ای ایم کو فروغ دینے کے لیے اتر پردیش کی کوششیں اس تصور کو سمجھ رہی ہیں جس کا وزیر اعظم نریندر مودی نے 'ون اسٹاپ ڈیجیٹل مارکیٹ پلیس' کے طور پر تصور کیا تھا۔

وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں، اتر پردیش نے نہ صرف جی ای ایم کو اپنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے بلکہ اسے مؤثر طریقے سے نافذ کرنے میں بھی کامیابی حاصل کی ہے۔ ان کی مسلسل رہنمائی اور تعاون نے مختلف ریاستی محکموں کو GeM کا استعمال کرنے کے قابل بنایا، خریداری کے عمل میں شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بنایا۔ آج، GeM کے لیے اتر پردیش کا وژن دوسری ریاستوں کے لیے ایک نمونہ اور تحریک بن گیا ہے۔ ریاستی حکومت کی طرف سے اپنایا گیا جامع اور ڈیجیٹل نقطہ نظر یہ ظاہر کرتا ہے کہ جب پالیسی وابستگی، تکنیکی اختراع اور جامع نفاذ ایک ساتھ آتے ہیں، تو 'ڈیجیٹل انڈیا' کے تصور کا ادراک ممکن ہے۔ پیوش گوئل نے اپنے خط میں یقین ظاہر کیا کہ اتر پردیش حکومت کا تعاون مستقبل میں بھی اسی طرح جاری رہے گا۔

ناجائز تعلقات کی بنا پر ایک شخص کا بے دردی سے قتل

باپ بیٹے نے واردات کو دیا انجام، ملزمان گرفتار، قتل میں استعمال ہونے والا چاقو، کلہاڑی برآمد

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ کے رحیم آباد تھانہ علاقے کے تحت موائی کالا گاؤں میں اتوار کی رات ایک دل دہلا دینے والا واقعہ سامنے آیا۔ ناجائز تعلقات کی بنا پر ایک شخص کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ حملہ آوروں نے مقتول کی والدہ کے سامنے جرم کا ارتکاب کیا۔ منگل کو پولیس نے اس قتل کیس کا انکشاف کیا اور باپ بیٹے سنیل کمار گوتم اور دیویانش کو گرفتار کرلیا۔ دونوں کے قبضے سے قتل میں استعمال ہونے والا چاقو، کلہاڑی اور ایک موٹر سائیکل برآمد کر لی گئی ہے۔ بتا دیں کہ مقتول کی والدہ رام دلاری کی شکایت پر ملزم کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کیا گیا تھا۔

متوفی سنجے کی شادی 12 سال قبل رانی سے ہوئی تھی اور اس کے تین بیٹے ہیں۔ تاہم اب کچھ عرصے سے وہ دوبارہ اپنی بچپن کی پیار میرا سے رابطے میں آگئے تھے۔ میرا شادی شدہ تھی اور اس کا ایک 18 سال کا بیٹا تھا۔ میرا کے شوہر سنیل کمار گوتم کو سنجے اور ان کی بیوی کے تعلقات کا علم ہوا۔ اس محبت کی وجہ سے وہ ناراض تھا۔

اتوار کی رات تقریباً 1.30 بجے دو حملہ آوروں نے سنجے کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ جیسے ہی اس کی ماں نے دروازہ کھولا، حملہ آوروں میں سے ایک نے اس کا گلا دبا کر اسے دھکیل دیا۔ چیخ و پکار سن کر سنجے کمرے سے باہر آئے اور حملہ آوروں نے اس پر لاٹھی سے حملہ کردیا۔ سنجے اپنی جان بچانے کے لیے بھاگا اور نہر میں چھلانگ لگا دی لیکن ملزمان نے اس کا پیچھا کیا اور اسے وہیں مار ڈالا۔ اے ڈی سی پی نارتھ جتیندر کمار دوبے نے بتایا کہ متوفی کی ماں کی شکایت پر مقدمہ درج کرکے کارروائی کی گئی ہے۔ تفتیش کے دوران میرا نے یہ بھی اعتراف کیا کہ قتل اس کے شوہر سنیل نے کیا ہے۔ اے ڈی سی پی نے بتایا کہ ملزم باپ بیٹا کافی عرصے سے قتل کے لیے مناسب وقت کی تلاش میں تھے۔ اسی دوران 15-16 کی درمیانی رات دونوں نے موقع پا کر گھر پہنچ کر اس واردات کو انجام دیا۔ فی الحال پولیس نے دونوں ملزمان کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کر دیا ہے۔ پولیس کے مطابق تقریباً 25 سال قبل سنجے کا خاندان گاؤں چھوڑ کر ٹھاکر گنج کے بروره علاقے میں آبسا تھا۔ اس دوران دونوں کے درمیان گہری دوستی ہوگئی اور جلد ہی یہ دوستی محبت میں بدل گئی۔ جب گھر والوں کو ان کے رشتے کا علم ہوا تو میرا کی والدہ نے زبردستی اس کی شادی تادیکھانہ کے رہائشی سنیل سے کروادی۔

یوپی میں بجلی کی قیمت 13 روپے فی یونٹ! کمیشن نے پاور کارپوریشن کی مہنگائی کی تجویز پر جواب طلب کرلیا

لکھنؤ (ایجنسی): ریگولیٹری کمیشن نے بجلی کی شرح میں اضافے کی تجویز اور اتر پردیش پاور کارپوریشن کی طرف سے دی گئی سلیب میں تبدیلی پر جواب طلب کیا ہے۔ ریگولیٹری کمیشن نے منگل کے روز گھریلو بجلی کے صارفین کے دو سلیب کو ضم کرنے اور فکسڈ چارجز اور انرجی چارجز میں زبردست اضافہ کرنے کی تجویز پر حکومت سے جواب طلب کیا۔ اس کے علاوہ پاور کمپنیوں کو زمرہ وار آمدنی کی مکمل تفصیلات بھی دینا ہوں گی۔ کمیشن نے یہ ہدایات ریاستی بجلی کنزیومر کونسل کے صدر اودھیش کمار ورما کی طرف سے دائر درخواست کے بعد کمپنیوں کو جاری کیں۔ بجلی کے نئے نرخوں کے تعین کے لیے مجوزہ اے آر آر کو ساعت کے لیے منظور کرنے کے بعد پاور کارپوریشن نے بجلی کے نرخوں میں اضافے کے لیے نئے سلیب جاری کیے تھے۔ جس کے مطابق شہری علاقوں میں گھریلو صارفین کے لیے بجلی کی قیمت 6 روپے 50 پیسے فی یونٹ سے بڑھا کر 9 روپے فی یونٹ کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ تاہم، فکسڈ چارجز اور بجلی کی ڈیوٹی شامل کرنے کے بعد، یہ شرحیں مؤثر طریقے سے 9 روپے سے 13 روپے فی یونٹ تک ہو جائیں گی۔ منگل کو ریگولیٹری کمیشن نے ان مجوزہ نرخوں پر تمام پاور کمپنیوں سے اعتراضات طلب کیے ہیں۔ کمیشن نے بجلی کمپنیوں سے جواب طلب کرلیا کہ بجلی کے نرخوں میں اضافہ کیوں تجویز کیا گیا؟ یہ بھی واضح کریں کہ ایک سلیب کیوں کم کیا گیا؟ اس سے پہلے 101-150 یونٹس، 151-300 یونٹس اور 300 سے زائد یونٹس کے سلیب تھے۔ کارپوریشن نے اب 101-300 اور 300 سے اوپر کے سلیب بنائے ہیں۔ بجلی کے نرخوں میں اضافے کا معاملہ مسلسل گرم ہو رہا ہے۔ کنزیومر کونسل نے اس معاملے میں پاور کارپوریشن کو براہ راست نشانہ بنایا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ملازمین اور افسران بھی بجلی کی نجکاری کے خلاف احتجاج کے موڈ میں ہیں۔ نجکاری کے خلاف احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔

یوگا کی مشق کیلئے ہر ضلع میں بنیں گے 'یوگا پارک'

لکھنؤ (ایجنسی): یوگا کو روٹین کا حصہ بنانے اور اجتماعی مشق کو فروغ دینے کے مقصد سے اتر پردیش حکومت نے پوری ریاست میں 'یوگا پارک' قائم کرنے کی اسکیم بنائی ہے۔ ایک سرکاری بیان میں یہ جانکاری دی گئی ہے۔ اس اسکیم کے تحت مقامی بلدیہ جیسے نگر پالیکاؤں اور گاؤں پنچایتوں کی شراکت سے پوری ریاست میں یوگا کی مشق کیلئے یوگا پارک فروغ دیے جائیں گے۔ سرکاری ترجمان کے مطابق اس اسکیم کے تحت منطقائی ہیڈ کوارٹر والے اضلاع میں 3-3 و دیگر اضلاع میں 2-2 یوگا پارک منتخب کر کے انھیں خاص طور پر یوگا کے مطابق مقامات میں تبدیل کیا جائے گا۔ اس کیلئے ضلع مجسٹریٹوں کو اس امید کی ہدایات جاری کردی گئی ہیں کہ وہ اپنے اپنے اضلاع میں مناسب مقامات کی شناخت کر کے ضروری تجویز محکمہ شہری ترقیات کے تال میل سے آگے بڑھائیں۔ بیان کے مطابق اس کیلئے ایسے مقامات کا انتخابات کیا جائے گا جو عوام کی دسترس میں ہوں اور جہاں آس پاس کے شہری، بزرگ، خواتین ونوجوان آسانی سے جمع ہو کر اجتماعی طور پر یوگا کر سکیں۔

کاروبار، نوکری اور روزگار بی جے پی حکومت کے ایجنڈے میں نہیں ہے

بی جے پی نے اپوزیشن جماعتوں اور رہنماؤں کے خلاف مہم چلائی، پروپیگنڈے کو فروغ دیا: اکھلیش یادو

لکھنؤ (ایجنسی): سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ کاروبار، نوکری اور روزگار بی جے پی حکومت کے ایجنڈے میں نہیں ہے۔ بی جے پی حکومت نے مہنگائی اور بے روزگاری میں اضافہ کیا ہے۔ اس حکومت نے ملک کا سارا بازار غیروں کے حوالے کر دیا ہے۔ جو لوگ خود کو قوم پرست کہتے تھے، سودیشی کی بات کرتے تھے، ایف ڈی آئی لاکر اور پالیسیاں بنا کر انہوں نے ملک کی مارکیٹ کو غیر ملکی اشیاء سے بھر دیا۔

لکھنؤ میں سماج وادی پارٹی کے ریاستی ہیڈ کوارٹر میں پسماندہ مسلم سماج کی میٹنگ کے بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے مرکزی حکومت کے 11 سال اور ریاستی حکومت کے 9 سال میں کل 20 سال میں کوئی قابل ذکر کام نہیں کیا ہے۔ اپوزیشن جماعتوں اور رہنماؤں کے خلاف مہم چلائی گئی۔ برے پروپیگنڈے کو فروغ دیا گیا۔ لوگوں کے امیج کو خراب کرنے کے لیے ذاتی حملے کیے گئے۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے بجلی، صحت اور تعلیم کے نظام کو برباد کر دیا ہے۔ اگر بی جے پی حکومت کی طرف سے بجلی کے بلوں میں اضافے کی بھیجی گئی تجویز پر عمل ہوتا ہے تو بجلی بہت مہنگی ہو جائے گی۔ کاروبار اور صنعت نہیں چل سکے گی۔ موبائل فون چارج کرنا بھی مشکل ہو جائے گا۔ اس حکومت نے بجلی کی پیداوار بڑھانے اور نظام کی بہتری کے لیے کچھ نہیں کیا۔ اب بجلی مہنگی کر کے عوام پر مہنگائی کا بوجھ بڑھا رہی ہے۔ اسی طرح تعلیمی نظام بھی تباہ ہو چکا ہے۔ پرائمری سکولوں کا معیار ابتر ہو چکا ہے۔ بچے سکول نہیں جا رہے۔ حکومت نے نہ صرف پرائمری بلکہ سیکنڈری سکولوں کو بھی برباد کر دیا ہے۔ بی جے پی لیڈروں کی نظریں سرکاری انٹرمیڈیٹ اسکولوں کی زمینوں پر ہیں۔ حکومت ایک سازش کے تحت سکولوں کا امیج خراب کر رہی ہے۔ صحت کی خدمات مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہیں۔ میڈیکل کالجز میں معیار کے مطابق عملہ اور وسائل نہیں ہیں۔ ایسے میں ایم بی بی ایس کے طلباء میڈیکل کالجوں میں کیسے پڑھیں گے اور کس طرح کے ڈاکٹر بنیں گے؟

مسٹر یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے سماج وادی حکومت کے دوران کئے گئے کاموں کو برباد کر دیا ہے۔ سماج وادی حکومت میں پارکس، ندی کے محاذ اور کھلے اسٹیج بنائے گئے تھے جہاں لوگ چہل قدمی کرتے اور یوگا کرتے تھے۔ سماج وادی حکومت میں گومتی ندی پر ملک کا بہترین ریور فرنٹ بنایا گیا تھا۔ یہ ریور فرنٹ گجرات میں سابرمتی پر بنائے گئے ریور فرنٹ سے بھی بہتر بنایا گیا ہے جہاں پیدل چلنے اور دیگر چیزوں کی سہولتیں تھیں لیکن آج صفائی نہ ہونے کی وجہ سے گندے پانی کی بدبو پھیلی ہوئی ہے۔ سماج وادی پارٹی کی حکومت کی طرف سے ریور فرنٹ پر لگانے کے لیے جو چشمہ لایا گیا تھا وہ چوری ہو گیا۔ حکومت میں چشمہ چور کون ہے؟ اس حکومت نے نمامی گنگا کے نام پر ہزاروں کروڑ کا بجٹ صاف کیا لیکن گنگا کی صفائی نہیں ہوسکی۔ اسی طرح اس حکومت نے دریائے کالی، ہندن ندی اور جمنا ندی کی صفائی کے لیے کچھ نہیں کیا۔ کیا یہ بی جے پی کا ترقی یافتہ ہندوستان ہے؟ مسٹر یادو نے کہا کہ بی جے پی نے کسانوں کو دھوکہ دیا۔ ریاست میں گندم نہیں خریدی گئی۔ حکومت نے 20 فیصد گندم بھی نہیں خریدی۔ وزیر اعلیٰ فصلوں کا فضائی سروے کرنے نکلے تھے۔ صرف وہی لوگ فضائی سروے کرتے ہیں جو کسانوں کا سامنا نہیں کر سکتے۔ حکومت کے تمام اعداد و شمار جھوٹے ہیں۔ قنوج سمیت کئی مقامات پر فصل کی خریداری کے مراکز نہیں کھولے گئے۔ ریاست کا پہلا گائے کے دودھ کا پلانٹ سماج وادی حکومت کے دوران قنوج میں قائم کیا گیا تھا۔ بی جے پی کی حکومت کے دوران اسے بند کر دیا گیا تھا۔ ریاست میں دودھ کی پیداوار میں اضافہ نہیں ہوا۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ پی ڈی اے بی جے پی حکومت کی بدانتظامی، ناانصافی، مظالم اور بدعنوانی کے خلاف متحد ہے۔ پی ڈی اے ایک جذباتی اتحاد ہے۔ اس میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جو بی جے پی حکومت کے ہاتھوں تکلیف، غمزدہ اور بے عزت ہیں۔ پسماندہ برادری PDA کا حصہ ہے۔ جب سماج وادی پارٹی حکومت بنائے گی تو پسماندہ برادری کو مکمل سیاسی احترام دیا جائے گا۔ اس کمیونٹی کے تمام مسائل حل ہوں گے۔ بنکروں کو سہولیات دی جائیں گی۔ بنکروں کے مسائل پر ایک دستاویز تیار کی جائے گی اور اسے آنے والے وقت میں سماج وادی پارٹی کے منشور میں شامل کیا جائے گا۔

پیلی بھیت جیل سے آیا قتل کا ملزم قیدی کے جی ایم یو سے فرار، پولیس اہلکاروں کے خلاف مقدمہ درج

لکھنؤ (ایجنسی): فلموں میں آپ نے قیدیوں کو جیل اور اسپتال سے فرار ہوتے دیکھا ہوگا۔ تصور کریں کہ اگر ایسا واقعہ واقعتاً پیش آئے، جہاں ایک قیدی پولیس کی حراست سے فرار ہو جائے۔ ہم یہ اس لیے کہہ رہے ہیں کہ اتر پردیش کے دارالحکومت لکھنؤ میں ایک قیدی پولیس کو بے وقوف بنا کر فرار ہوگیا۔ فرار ہونے والے قیدی کو علاج کے لیے کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی میں داخل کرایا گیا۔ قیدی باتھ روم جانے کے بہانے اپنے وارڈ سے نکلا اور واپس نہیں آیا۔ پولیس کی جانب سے ایک چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے وہ خود کو ملکھا سنگھ بننے سے نہ روک سکے اور ہسپتال سے فرار ہو گئے۔ بتایا جا رہا ہے کہ یہ قیدی قتل کے الزام میں پیلی بھیت جیل میں بند تھا اور پولیس حراست میں علاج کے لیے لکھنؤ کے جی ایم یو آیا تھا۔ پولیس کی حراست سے قیدی کے فرار ہونے کی خبر جیسے ہی پھیلی، لکھنؤ سے لے کر پیلی بھیت تک کہرام مچ گیا۔ اب اس معاملے میں پولیس اہلکاروں کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ دراصل فرار ہونے والے قیدی کی شناخت بابی کے طور پر کی گئی ہے جو پیلی بھیت ضلع کے نوریہ تھانہ علاقے کے تحت بیتھرا گاؤں کا رہنے والا ہے۔ بوبی قتل کے ایک مقدمے میں پیلی بھیت جیل میں بند تھا۔ اسے 15 مارچ کو عدالت میں پیش کرنے کے بعد جیل بھیج دیا گیا۔ معلومات کے مطابق 12 جون کو جیل میں ان کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی۔ سانس لینے میں دشواری کی شکایت کے بعد جیل اسپتال میں ان کا علاج کیا گیا۔ لیکن وہاں زیادہ راحت نہ ملنے پر اسے پیلی بھیت ضلع اسپتال ریفر کر دیا گیا۔ ضلع اسپتال کے ڈاکٹروں نے حالت سنگین قرار دیتے ہوئے اسے لکھنؤ ریفر کر دیا۔ پیلی بھیت کے ضلع اسپتال سے ریفر کرنے کے بعد ملزم بوبی کو جیل پولیس کی نگرانی میں لکھنؤ کے جی ایم یو لایا گیا۔ جہاں اس کا علاج جاری تھا۔ اس پر نظر رکھنے کے لیے پولیس اہلکار بھی تعینات تھے۔ لیکن اس دوران ملزم بوبی ہسپتال کے عملے اور پولیس اہلکاروں کو چکمہ دے کر فرار ہوگیا۔ پولیس کے مطابق ملزم پیر کی صبح باتھ روم جانے کے بہانے نکلا تھا لیکن موقع ملتے ہی وہاں سے فرار ہوگیا۔ جب قیدی باتھ روم سے واپس نہ آیا تو پولیس اہلکاروں نے اس کی اچھی طرح تلاش کی لیکن وہ کہیں نہیں ملا۔ اس واقعہ سے کہرام مچ گیا۔ اس معاملے میں پیلی بھیت جیل انتظامیہ کی شکایت پر چوک کوتوالی میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ملزم بوبی کے ساتھ پولیس اہلکاروں کو بھی ملزم بنایا گیا ہے۔ سی سی ٹی وی فوٹیج میں ملزم باہر جاتے ہوئے نظر آرہا ہے۔ پولیس اس معاملے کی جانچ میں مصروف ہے۔

لکھنؤ میں موسلا دھار بارش کا امکان، 13 کروڑ خرچ، نالوں کی صفائی ادھوری

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش میں مانسون پہنچ گیا ہے۔ لکھنؤ میں بھی بارش شروع ہوگئی ہے۔ اس کے بعد بھی میونسپل کارپوریشن کی تیاریاں ادھوری ہیں۔ نالیاں دم گھٹ رہی ہیں۔ کونسلر خود نالیوں میں اتر کر اس کا ثبوت دے رہے ہیں۔ یہ صورت حال ہے جب اخراجات میں کوئی کمی نہیں کی گئی۔ میونسپل کارپوریشن کے علاقے میں ڈرین کی صفائی کے لیے اس سال 7 کروڑ روپے کا بجٹ مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے لیے بعد میں مزید 6 کروڑ روپے جاری کیے گئے۔ اس طرح 13 کروڑ روپے جاری کیے گئے۔ میونسپل کارپوریشن نے 20 جون تک نالے کی صفائی مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ حکام کا دعویٰ ہے کہ 90 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ ایسی صورت حال میں 10 فیصد نالوں کی صفائی ابھی باقی ہے۔ نالیوں کی مناسب صفائی نہ ہونے کی وجہ سے لکھنؤ کے کئی علاقوں میں ہر سال پانی بھر جاتا ہے۔ اس کے علاوہ نالوں پر ناجائز تجاوزات اور سیوریج لائنوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے بھی پریشانی کا سامنا ہے۔ کئی کالونیوں میں تجاوزات کے باعث نالے غائب ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ گلیوں میں سڑک کی تعمیر کے دوران بھی نالیاں تعمیر نہیں کی جاتیں۔

سوئز کمپنی، جو چھ زونوں میں سیوریج لائنوں کی دیکھ بھال کر رہی ہے، نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ زیادہ تر علاقوں میں گٹروں کی صفائی مکمل ہوچکی ہے۔ کمپنی کے پروجیکٹ ڈائریکٹر راجیش متھ پال نے کہا کہ دو زونوں میں 90 فیصد سے زیادہ کام مکمل ہو چکا ہے۔ باقی کام آئندہ دو ہفتوں میں مکمل کر لیا جائے گا۔ اسی وقت، جالکل زون 5 اور 8 میں سیوریج لائنوں کی دیکھ بھال کے لئے ذمہ دار ہے۔ صفائی میں لاپرواہی کی حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے، علی گنج وارڈ کے بی جے پی کونسلر پرتھوی گپتا منگل کو خود نالے میں اتر گئے۔ اس نے نالے کی حالت دکھائی۔ انہوں نے زون 3 کے افسران کو نالے میں گندگی کی بڑی مقدار دکھائی اور الزام لگایا کہ ایک کلومیٹر کے دائرے میں سینکڑوں دکانیں بنی ہوئی ہیں۔ ان سے نکلنے والا کچرا سیدھا نالے میں پھینکا جا رہا ہے۔ اس کے باوجود میونسپل حکام آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں۔ صورتحال کو بگڑتے دیکھ کر عہدیداروں نے جلد صفائی کا یقین دلایا۔ اس کے بعد کونسلر نالے سے باہر آگئے۔ کونسلر پرتھوی گپتا نے کہا کہ پورنیا چوراہے سے الکپوری چوراہے تک سڑک کے دونوں طرف وینڈنگ زون ہے۔ میونسپل کارپوریشن نے دکانوں کے لیے جگہ مختص کی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس بہانے وقف بورڈ کی اراضی پر کئی دکانیں کھولی گئی ہیں۔ دکانوں سے نکلنے والا تمام کچرا بھی سڑک کنارے نالے میں پھینک دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے نالہ مکمل طور پر کچرے سے بھر گیا ہے۔

کونسلر نے خدشہ ظاہر کیا کہ بارش کے دوران پورے علاقے میں پانی جمع ہونے کا خطرہ ہے۔ اس دوران زون-3 کے زونل افسر امرجیت سنگھ نے بتایا کہ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کو نالے کی صفائی کے بارے میں مطلع کر دیا گیا ہے۔ تجاوزات کو جلد ہٹا دیا جائے گا۔ مولوی گنج کے گاؤس نگر علاقے میں ہر سال بارش کے دوران پانی بھر جاتا ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے افسران ہمیشہ خستہ حال نالے کی مرمت اور صفائی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ حقیقت اس سے مختلف ہے۔ گوس نگر ڈرین کی باؤنڈری ٹوٹنے کے ساتھ ساتھ پل کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ مولوی گنج وارڈ کے بی جے پی کونسلر مکیش سنگھ مونٹی کا کہنا ہے کہ انہوں نے نالے پر غیر قانونی تعمیرات کے بارے میں میونسپل کارپوریشن اور سی ایم آفس سے شکایت کی ہے۔ کونسلر کا الزام ہے کہ افسران محض جائے وقوعہ کا معائنہ کر کے واپس لوٹ جاتے ہیں۔ ناجائز تجاوزات کو ہٹانے کے ساتھ ساتھ کونسلر نے کہا ہے کہ اگر نالے کی دیوار اور کلورٹ تعمیر نہ کیا گیا تو میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر پر احتجاجی دھرنا دیں گے۔

کسانوں کو دودھ کی بقایا قیمت کی ادائیگی کو بروقت یقینی بنائیں: دھرم پال سنگھ

لکھنؤ (ایجنسی) ریاستی وزیر ڈیری ڈیولپمنٹ دھرم پال سنگھ نے دودھ کی کمیٹیاں نہ بنانے اور دودھ کی خریداری میں کمی کیلئے دودھ یونین اعظم گڑھ اور پریاگ راج کے جنرل منیجروں کے خلاف کارروائی کا حکم دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دودھ کی خریداری و دیگر اہداف میں متوقع پیش رفت نہ کرنے پر دودھ یونین مرزاپور، چترکوٹ، بستی، گونڈہ، کانپور نگر، میرٹھ اور مظفر نگر کے جنرل منیجروں کو سخت وارننگ جاری کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ کسی بھی اسکیم میں ہدف کے حصول میں تاخیر کی صورت میں متعلقہ شخص کی تنخواہ فوراً روک دی جائے گی اور سخت کارروائی کی جائے گی۔ ہر صورت میں تمام کسانوں کے دودھ کی بقایا قیمت کی صد فیصد ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔

دھرم پال سنگھ کی صدارت میں منگل کو پی سی ڈی ایف آڈیٹوریم میں ریاست کی تمام دودھ یونینوں کے صدور اور جنرل منیجروں کے ساتھ گزشتہ 3 مہینوں میں کیے گئے کاموں کی جائزہ میٹنگ طلب کی گئی۔ مسٹر سنگھ نے ریاست کو ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانے کے ہدف کو حاصل کرنے کیلئے 'تعلق، بات چیت اور تعاون' کے نعرے کے ساتھ کام کرنے کیلئے محکمہ کی حوصلہ افزائی کی۔ انھوں نے کہا کہ تمام جنرل منیجر نئی کمیٹیاں بنائیں اور کمیٹی ممبران کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ دیسی گائے پالنے کیلئے محکمہ کی جانب سے چلائی جانے والی اسکیموں سے فائدہ اٹھائیں۔ جی ایم پراگ کی تمام مصنوعات کے معیار کو یقینی بنائیں اور اس میں کوئی سمجھوتہ نہ کیا جائے۔ پراگ کے تمام پروڈکٹس پراگ بوتھوں پر دستیاب ہونے چاہئیں اور تمام دودھ کے بوتھ کمرشیل موڈ پر چلائے جائیں۔ پوری ریاست میں پراگ مصنوعات کی پیکیجنگ میں یکسانیت ہونی چاہئے۔

مسٹر سنگھ نے کہا کہ جنرل منیجر کو دودھ یونینوں کے نقصان کو کم کرنے اور انھیں مضبوط کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ مارکیٹنگ کی سرگرمیوں پر خصوصی توجہ دیں۔ انھوں نے کہا کہ دودھ کی پیداوار بڑھانے کیلئے کمیٹیوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ اور مضبوط کیا جائے۔ غیر فعال کمیٹیوں کو فعال بنایا جائے۔ جو کمیٹیاں اس وقت کام کر رہی ہیں انھیں کسی وجہ سے بند نہیں کیا جانا چاہئے۔ کسانوں اور مویشی پروروں کا مفاد ریاستی حکومت کی اولین ترجیح ہے اور ان کاموں کے نفاذ میں کسی قسم کی غفلت یا لاتعلقی کا مظاہرہ نہیں کیا جانا چاہئے۔ مویشی پروروں و کسانوں کو تربیت دی جائے اور انھیں دودھ کی پیداوار کی نئی تکنیکوں اور نئی معلومات سے آگاہ کیا جائے تاکہ فی جانور دودھ کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہو سکے۔ مسٹر سنگھ نے ریاست کے تمام دودھ فیڈریشنوں کے جنرل منیجروں کے ساتھ تشکیل/تنظیم کے سلسلے میں کام کرنے والی دودھ کمیٹیوں، دودھ کمیٹیوں کے دورے، ڈیری پلانٹ کی افادیت کی صلاحیت، دودھ کی خریداری، مائع دودھ کی فروخت کے بقایاجات اور دودھ کی قیمت کی ادائیگی کی صورتحال کے بارے میں تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے ضروری ہدایات دیں۔

میٹنگ میں محکمہ مویشی پروری و ڈیری ڈیولپمنٹ کے پرنسپل سکریٹری امت کمار گھوش نے وزیر کو یقین دلایا کہ کسانوں اور مویشی پروروں کو دودھ کی قیمت کی ادائیگی میں کوئی تاخیر نہیں ہوگی۔ انھوں نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ کمیٹیوں کی تعداد بڑھانے کے حوالے سے پوری سنجیدگی اور تندہی سے کام کریں۔